بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 47

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 ذی الحجہ 1418 ہجری 9 شہادت 1377 ہش 9 اپریل 98ء

جو خدا کی نظر میں متقی بنتا ہے اُس کو خدا تعالیٰ ہر ایک تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا

ارشاد باری تعالیٰ

یا یھا الذین امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ماقدمت لغد واتقوا الله ان الله خبیر بما تعملون۔(الحشر : آیت ۱۹)

”اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہئے کہ ہر جان اِس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کیلئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے“۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت. والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنی علی الله الامانی۔(ترمذی)

ترجمہ :- عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا خواہشمند رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اُس باغ کے پھل کھانے کیلئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اُس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو۔ اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔ یاد رکھو ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب۔ یعنی جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا اور بڑا رحیم کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اُس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں۔ اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ان الله لا یخلف المیعاد۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اُس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا اُن کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ وہ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے“۔

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا جوان ہوا۔ جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر مَیں نے کبھی کسی متقی اور خداترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا“۔(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)

رمضان المبارک کی وجہ سے

جلسہ سالانہ قادیان اب ۵-۶-۷ دسمبر ۹۸ کی تاریخوں میں ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ماہ رمضان المبارک کے پیش نظر جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۵-۶-۷ دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار فتح ۷۷ ۱۳ ہش کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

لنڈن ۷ ر اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آقا کا حامی و ناصر ہو اور قدم قدم پر معجزانہ تائید و نصرت فرمائے۔ (آمین)۔

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گذاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا، بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا۔ جہاں ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ مگر بظاہر ہندو تھا۔ میں اور دیگر سارے ہندو اُسے بہت بُرا جانتے تھے۔ اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کر لیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوا تھا کہ اُسے ضرور موقوف کرا دیں گے۔ اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کیلئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں۔ اور میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اُس کو بلا بھی لیتا تھا۔ تو جونہی وہ سامنے آجاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے اُسے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔

تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے

اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔

اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایھا الذین امنوا اصبروا (پارہ ۴) صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بد معاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے۔ کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ (انفاخ قدسیہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان ادار یہ 9 اپریل 1998

پاکستان کے بعد

اب ہندوستان میں بھی دیوبندی فرقہ پرستی کا زہر

(۶)

گزشتہ گفتگو تک ہم جمیعۃ العلماء کی حکومت ہند کو پیش کردہ قرارداد کی شق نمبر ۲ تک بحث کر چکے ہیں آج کی گفتگو میں اس کی شق نمبر ۳ پر کسی قدر تبصرہ کریں گے۔ شق نمبر ۳ کے الفاظ ہیں۔

"(۳) یہ کانفرنس مسلمانوں پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ قادیانی لوگ مرتد بلکہ زندیق اور کافر ہیں۔ یعنی کفر پر ایمان واسلام کی ملمع سازی کر کے کفر پھیلانے میں مصروف ہیں۔ لہٰذا قادیانی لوگ خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق اپنے لوگوں سے تعلقات اور دوستی رکھنا ایمان کے خلاف ہے اس لئے ان کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ان کا مکمل سماجی معاشرتی بائیکاٹ کرنا واجب ہے ان سے سلام وکلام یعنی لین دین اور تعلقات رکھنا ان کی تقریبات میں شریک ہونا ان کو اپنی کسی تقریب میں شریک کرنا ان سے رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کرنا مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے مردوں کو دفن کرنا غرض یہ کہ مسلمانوں جیسا سلوک ان سے روا رکھنا قطعی حرام ہے۔"

شق نمبر ۳ کے بقیہ الفاظ پر کچھ عرض کرنے سے پہلے ہم صرف مذکورہ اقتباس پر ہی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ احمدی مرتد اور زندیق ہیں تو جیسا کہ ہم قسط نمبر ۴ میں عرض کر آئے ہیں جمیعۃ العلماء اور دیوبندی جماعت کے متعلق باقی جمہور مسلمان جو خود کو اہل سنت کہتے ہیں یہی فتویٰ دیتے ہیں۔ یہی فتویٰ شیعہ حضرات کا بھی ہے اس اعتبار سے احمدیوں کو مرتد اور زندیق کہنے سے پیشتر۔ دیوبندیوں کو خود کے متعلق غور کر لینا چاہئے کہ ان کی گردنیں بھی ایسے ہی فتاویٰ کے نیچے ہیں اور یہی بات ان کے متعلق بھی کہی جاتی ہے کہ وہ ایمان واسلام کی ملمع سازی کر کے کفر پھیلانے میں مصروف ہیں۔ لہٰذا دیوبندی لوگ خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ اگر ہماری اس بات پر یقین نہ ہو تو دیوبندیوں کے متعلق تین سو عرب وعجم کے علماء کا درج ذیل فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ قطعاً مرتد اور کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر سخت اشد درجے تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد وکفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد وکافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل مجتنب اور محترز رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ ان کو اپنے ہاں آنے دیں یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں مریں تو گاڑنے تو ہنے میں شرکت نہ کریں مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جائے گا اور اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہو گی حرامی ہو گی از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی"۔

(پوسٹر علماء بریلی "حسام الحرمین" صفحہ ۱۰۰ بحوالہ "مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ" مضمون مولانا عبدالمجید سالک مطبوعہ روزنامہ "آفاق" لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

اسی طرح "احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۱۴ میں لکھا ہے۔

"وہابی دیوبندی کو ابتداء" سلام کرنا حرام اور خندہ پیشانی سے ملنے پر قلب سے نور ایمان نکل جانے کی وعید ہے۔"

اب دیوبندی اور جمیعۃ العلماء کے حضرات بتائیں کہ ان کی اس قرارداد کی حیثیت کیا ہے کیا وہ حکومت کو بالکل ایسی قرارداد پیش کرنے کی علماء اہل سنت وعلماء شیعہ کو بھی اجازت دیں گے اور اگر بفرض محال حکومت ہند ان کی قرارداد کو منظور کرے تو دیوبندی حضرات کا کیا حال ہو گا۔

لیکن ہم علماء دیوبند پر یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کو ہندوستان میں رہ کر بریلویوں یا دیگر فرقوں کے مسلمانوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آئین ہند کا باب نمبر ۳ دفعات ۱۲ تا ۳۵ ہر ہندوستانی کو بلا لحاظ مذہب وملت بنیادی انسانی حقوق عطا کرتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۴ تا ۱۸ ہر ہندوستانی کو بلا لحاظ مذہب وملت برابر کے حقوق عطا کرتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۵ میں کسی بھی ہندوستانی سے مذہب عقیدہ اور برادری کے اعتبار سے تفریق کرنے کی مناہی ہے قومی طور پر کسی بھی طبقہ سے سوشل بائیکاٹ کی روک ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۶ کے تحت ہر ہندوستانی کو ملازمتوں میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۷ اچھوت چھات کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۹ ہر ہندوستانی کو اپنے خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی دیتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۲۵۔ تا ۲۸ ہر ہندوستانی شہری کو مکمل مذہبی آزادی دیتا ہے۔ سبھی شہریوں کو بلا روک ٹوک نہ صرف تبلیغ کی مکمل آزادی ہے بلکہ اپنے مذہب کی ترقی کی کوشش کرنے کا بھی پورا حق ہے۔

محترم قارئین! آئین ہند کی مذکورہ دفعات کی روشنی میں خود ہی دیوبندیوں کی مذکورہ قرارداد کا جائزہ لیں اور خود ہی بتائیں کہ کیا آئین ہند کی مذکورہ دفعات رسوائے زمانہ دیوبندی قرارداد کی دھجیاں نہیں بکھیرتیں؟

حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف آئین ہند بلکہ مسلم پرسنل لاء کی روشنی میں بھی دیوبندیوں کی قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر بھی کہلاتے ہیں ان کو یہ بات سمجھانے کی ضرورت تو نہیں ہونی چاہئے کہ ہندوستانی آئین کی رو سے جماعت احمدیہ کے افراد مسلم پرسنل لاء کے تحت آتے ہیں اور آج تک کوئی ایک بھی مثال ایسی نہیں کہ ہندوستانی عدلیہ نے احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ صادر کیا ہو۔

آزادی سے دس سال قبل ۱۹۳۷ء میں شریعت ایکٹ پاس ہوا جس میں اسلامی قانون کی از سر نو حد بندی کی گئی اور یہی وہ قانون ہے جو موجودہ شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جسے 'مسلم پرسنل لاء' 'محمڈن لاء' یا 'قانون شریعت' بھی کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت ہی مسلمانوں کے تمام عائلی جھگڑے طے کئے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ ہر قوم کے تمام قسم کے فوجداری اور دیوانی فیصلے آئین ہند کے مطابق مشترکہ طور پر ہی حل کئے جاتے ہیں لیکن جہاں تک۔ شادی۔ خلع۔ طلاق وراثت۔ کفالت۔ حضانت۔ وصیت۔ وقف جائیدادوں کے مسائل مساجد وقبرستانوں کے تنازعات کا تعلق ہے یہ سب اُمور مسلمانوں کے "مسلم پرسنل لاء" کے تحت اور ہندوؤں۔ سکھوں اور جینیوں بدھوں اور عیسائیوں کے۔ ہندو لاء کے تحت فیصل ہوتے ہیں۔ البتہ بعض شقوں میں عیسائیوں کے چند ایک قوانین برائے نام الگ بھی ہیں۔ بہر حال موٹے طور پر دو ہی قسم کے پرسنل لاء ہیں۔ ایک "مسلم پرسنل لاء" اور دوسرے "ہندو پرسنل لاء"۔ "مسلم پرسنل لاء" کے مطابق ایک مسلمان کی درج ذیل تعریف ہے۔

The Mohammedan law applies to all Musulmans whether they are so by birth or by conversion--- Any person who professes the religion of Islam, in other words accepts the unity of God and the prophetiec character of Mohammed is a moslem and is subject to Musulman law.

یعنی محمڈن لاء کا نفاذ ان تمام مسلمانوں پر ہوتا ہے جو خواہ پیدائشی طور پر مسلمان ہوں یا قبول اسلام کریں اور یہ کہ ہر وہ شخص جو خدا کی واحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتا ہو وہ مسلمان ہے۔

مسلمان کی یہی تعریف ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے اور جسے گزشتہ چودہ سو سال سے تسلیم کیا جاتا ہے اور جو آج تک "مسلم پرسنل لا" میں بھی مسلّم ہے۔ شروع سے اسی تعریف پر مسلمانوں کے فیصلے ہوتے رہے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد سے ہی کٹر ملاؤں کو قرآن وحدیث کی اس تعریف پر قرار نہیں ہے اور وہ ذرا ذرا سی بات میں اپنے سے مخالف عقیدہ رکھنے والوں کو کافر ومرتد قرار دیتے رہے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تک تمام بزرگان دین کو کٹر ملاؤں کی تکفیر کی زد میں آنا پڑا ہے۔

قیام جماعت احمدیہ کے بعد مختلف مواقع پر کٹر ملاؤں کی طرف سے عدالت کے دروازے بھی کھٹکھٹائے گئے لیکن عدالت نے ہمیشہ ہی مسلم کی مذکورہ تعریف کی روشنی میں احمدیوں کو مسلمان قرار دیا انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں عدالت کے ان تاریخی فیصلوں کا کسی قدر ذکر کیا جائے گا۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

پانچویں ساؤتھ ریجنل کانفرنس ۱۹۹۸ء

منعقدہ ۱۰/ ۹ مئی بروز ہفتہ اتوار بمقام شموگہ

انشاء اللہ امسال پانچویں ساؤتھ ریجنل کانفرنس مورخہ ۱۰۔ ۹ مئی بمقام شموگہ منعقد ہو رہی ہے۔ صوبہ کرناٹک 'کیرلہ' تامل ناڈو 'اندھرا پردیش کی تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت شرکت فرمائیں۔ کانفرنس کے تمام تر انتظامات وکلیگرے ہال میں کئے گئے ہیں جو کہ D.C آفس اور Distt Court کے بالکل سامنے ہے۔ قیام وطعام کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

S.M Jaffar Sadiq
Sadr Jamat Ahmadiyya
Ahmadiyya Masjid Savi Palya
Shimoga - 577201 Ph : 21907

(قائم مقام صوبائی امیر کرناٹک)

ہفتہ تبلیغ وجلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درج ذیل لجنات اماء اللہ بھارت نے ہفتہ تبلیغ کا انعقاد کر کے اپنی خوشکن رپورٹیں دفتر میں ارسال کی ہیں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی جانب سے ان لجنات کے نام بغرض اشاعت موصول ہوئے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان۔ کیرنگ، شاہجہانپور، کوسمبی، جمشید پور، اوا یم پی کنک، وڈمان برہ پورہ سکندر آباد، پنکال، امروہہ دہلی، ارکھ پٹنہ، موریائی، بلاری، کروناگپلی، کوچین، منگلور، پتہ پریم، کاکناڈ، سورو، چنتہ کنٹہ، شموگہ، خانپور ملکی، کانپور محمود آباد، یادگیر، محی الدین پور۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبی منعقد کرنے والی لجنات: شاہ آباد، شموگہ زون۔ ا۔ ساگر۔

خطبہ جمعہ

جب بھی تمہیں خدا کے ذکر کی خاطر بلایا جائے تو سب چیزیں چھوڑ دیا کرو اور اس آواز پر لبیک کہا کرو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۳۰ر صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَومِ الجُمُعَةِ فَاسْعَو اِلىٰ ذِكرِ اللّٰه وَذَرُوا البَيْع.

ذٰلِكُم خَيرٌ لَكُم اِنْ كُنتُم تَعلَمُون. فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الأرض

وَابتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذكُرُوا اللّٰهَ كَثِيراً لَعَلَّكُم تُفلِحُونَ۔ (سورة الجمعة: ۱۰، ۱۱)

یہ دو آیات کریمہ جو سورہ جمعہ سے لی گئی ہیں آج کے میرے خطبے کا موضوع یہی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَومِ الجُمُعَةِ فَاسْعَوا اِلىٰ ذِكرِ اللّٰه جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے لپکو وَذَرُوا البَيْع. اور ہر قسم کی تجارت کو، لین دین کو ترک کر دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

یہاں جمعہ کا ہر مفہوم مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی جمعہ کا زمانہ ہے، پہلوں کے دوسروں سے ملنے کا زمانہ ہے، وقف زندگی کی تحریک بھی اسی میں داخل ہے۔ جب بھی تمہیں خدا کے ذکر کی خاطر بلایا جائے تو سب چیزیں چھوڑ دیا کرو اور اس آواز پر لبیک کہا کرو۔ اور ظاہری معنوں میں بھی یہی حکم ہے جیسا کہ بعد میں فرمایا فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الأرض جب نماز پڑھی جا چکی تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈو اور بکثرت اس کا ذکر کیا کرو۔

پس آج کی نصیحت یہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اب جب پھیلیں گے اور عید کی دوسری خوشیاں منائیں گے تو وَاذكُرُوا اللّٰهَ كَثِيراً کو ضرور یاد رکھیں۔ ذکر الٰہی کا وقت ختم نہیں ہوا بلکہ جمعہ کے ساتھ جاری ذکر ہے جو جمعے کے وقت بند نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور جہاں بھی جس حال میں بھی ہم ہوں ذکر الٰہی کو بلند کرنے والے ہوں۔

☆......☆......☆

خطبہ عیدالفطر

اگر آپ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے خواہاں ہیں تو دل کو تقویٰ سے بھر لیں اور اس بات سے مستغنی ہو جائیں کہ آپ کا تقویٰ دُنیا کی نظر میں ہے کہ نہیں

خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۳۰ر صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِه وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُم مُسْلِمُونَ.

وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا . وَاذكُرُوا نِعمَتَ اللّٰه عَلَيكُم اِذ كُنتُم اَعدآءً

فَاَلَّفَ بَينَ قُلُوبِكُم فَاَصبَحتُم بِنِعمَتِهٖ اِخوَاناً . وَكُنتُم عَلىٰ شَفَا حُفرَةٍ مِنَ النَّارِ

فَاَنقَذَكُم مِنْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُم اٰيٰتِه لَعَلَّكُم تَهتَدُونَ. (آل عمران: ۱۰۳، ۱۰۴)

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ آل عمران کی ۱۰۳ اور ۱۰۴ آیات ہیں اور ان آیات کا خلاصہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کی بار بار تعلیم دی گئی ہے اور یہی سارا رمضان ہم باتیں کرتے آئے اور محنت کرتے رہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ہر احمدی کا دل تقویٰ سے بھر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ؂

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے ☆ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس آج عید کے خطبے میں اول طور پر اس طرف جماعت کو بلاتا ہوں کہ سارا رمضان جو محنتیں کی ہیں ان کا خلاصہ یہ تھا کہ ہمیں تقویٰ نصیب ہو اور اگر تقویٰ نصیب ہو تو سب کچھ نصیب ہو گیا۔ "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"۔ تو ہم نے اس رمضان کی کمائی تقویٰ کی ہے اور سارا سال اس کمائی کو اور بڑھانا ہے۔ رمضان گزرنے پر یہ کمائی ختم نہیں ہوئی بلکہ رمضان سے شروع ہوئی ہے اور باقی تمام عرصہ سارا سال اپنے تقویٰ کو بڑھانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر ہم یہ کر سکیں تو پھر آئندہ سال ہی نہیں اس سے آئندہ سال ہی نہیں، ہماری ساری صدی سنور جائے گی اور آنے والی صدیاں بھی اس تقویٰ سے سنور سکتی ہیں۔

پس جن آیات کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا میں سادہ ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِه اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ کا حق ہے۔ اس سے ڈرنے کا جو حق ہے وہ پورا کرو وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُم مُسْلِمُونَ اور ہرگز مرنا نہیں، خبردار ہے جو اس بات کے بغیر مرو کہ تم اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر چکے ہو۔ یہ اِلَّا وَ اَنْتُم مُسْلِمُونَ. نے ہمارے ہر لحظہ کو نشانہ بنا لیا۔ کوئی لمحہ بھی زندگی اور موت ہمارے اختیار میں نہیں اور حکم یہ ہے کہ ہرگز نہیں مرنا سوائے اس کے کہ تم خدا کے سپرد اپنے آپ کو کر چکے ہو۔ تو گویا ہر لمحہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرو، ہر لمحہ تقویٰ اختیار کرو ورنہ موت اور حیات تو اللہ کے قبضے میں ہے ہمارے بس میں کب ہے۔ کسی وقت بھی کسی کا سانس رک سکتا ہے۔ اس لئے وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُم مُسْلِمُونَ. کا حق ادا کرنا ہے تو ان معنوں میں حق ادا کرنا ہو گا۔

وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا تقویٰ ہی کے نتیجے میں یہ علامت ظاہر ہوتی ہے کہ ساری امت مسلمہ ایک ہاتھ پہ جمع کر دی جاتی ہے، ایک رسی کو پکڑ کر بیٹھتی ہے جو اللہ کی رسی ہے۔ یہ خاص تقویٰ کی علامت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ اگر تم متقی ہو اگر مسلم ہونے کی وہ شرط پوری کر رہے ہو جو پہلی

آیت میں بیان ہوئی ہے وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰہِ جَمِیعاً تو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، وَلا تَفرَقُوا اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ یہ ایک ایسی علامت ہے جو آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے سوا کسی کو نصیب نہیں۔ **تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ایک سو پچاس سے زیادہ ممالک میں پھیلی ہوئی جماعتیں اس بات کی گواہ ہیں کہ آج اگر ایک ہاتھ پر ساری جماعت اکٹھی ہو چکی ہے، ایک رسی کو تھامے ہوئے ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔**

وَاذکُرُوا نِعمَتَ اللّٰہِ عَلَیکُم اِذ کُنتُم اَعدآءً اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد رکھو اور یاد کیا کرو کہ تم تو ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے تھے، ایک دوسرے کے دشمن ہوا کرتے تھے فَاَلَّفَ بَینَ قُلُوبِکُم، اللہ ہی ہے جس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا فَاَصبَحتُم بِنِعمَتِہٖ اِخوَاناً اور محض اللہ کی نعمت کی وجہ سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ پس جماعت احمدیہ کو اس نصیحت کو خوب اچھی طرح حرزِ جان بنالینا چاہئے ان کے خون میں یہ نصیحت دوڑے کہ ہمیشہ وہ وقت یاد کریں کہ ہم بھی باقی لوگوں کی طرح آپس میں پھٹے ہوئے تھے اللہ کی نعمت اور اللہ کی رحمت نے ہمیں ایک جان کیا اور ہم ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں ہم ایک مٹھی کی طرح اکٹھے ہو چکے ہیں بِنِعمَتِہٖ اِخوَاناً بھائی بھائی بن گئے۔ اخوانا کا مضمون قرآن کریم میں دوسری جگہ جو بیان ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے اخوان ہیں کہ ہر دوسرے پر اپنے بھائیوں کو ترجیح دیتے اور ہر دشمن کے مقابل پر ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں، اس کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ بیچ میں پھوٹ ڈال سکے۔ اس سے پہلے کیا حال تھا۔ وَکُنتُم عَلٰی شَفَا حُفرَۃٍ مِنَ النَّارِ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے فَاَنقَذَکُم مِنھَا. تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچالیا۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُم اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُم تَھتَدُونَ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات کو تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ یہ جو پہلو ہے آگ میں جا پڑنا۔ محض اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس کنارے سے بچایا اور دور کرتے کرتے اس جماعت میں شامل کر دیا جو اللہ کے حکم کے ساتھ ایک ہو چکی ہے۔

پس آج کی عید کا خلاصہ یہی ہے کہ وہ تقویٰ جو آپ نے کمایا تھا اس تقویٰ کو آگے بڑھانا ہے اور لمحے لمحے کی حفاظت کرنی ہے۔ کوشش یہ کرنی ہے کہ کوئی لمحہ بھی رضائے باری تعالیٰ کے سوا صرف نہ ہو اور یہ شکر کا حق ادا ہونا چاہئے اس رحمت پر کہ اس نے ہمیں آگ کے گڑھے سے بچالیا۔ یہ میرے نزدیک شکر کا ایک پہلو ہے آگ سے بچالیا۔ اس نے بچایا جو علیم و قدیر ذات ہے جس نے ہمیں پہچان لیا کہ ہم بچنے کے اہل ہیں اور جس نے یہ فتویٰ دے دیا ہمیشہ کے لئے کہ اب تم میرے ہو چکے ہو۔ اور میں تم سے توقع رکھتا ہوں کہ مرو گے نہیں مگر اسلام کی حالت میں، سپردگی کی حالت میں جان دو گے۔ پس اس مضمون کو سارا سال یاد رکھنا ہے اور اس مضمون کو آگے بڑھانا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعض احادیث میں نے اکٹھی کی ہیں جو بالکل سادہ لفظوں میں مومن کو تقویٰ کی طرف بلا رہی ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کو دکھا رہی ہیں کہ اس کو تقویٰ کہتے ہیں۔

ایک حدیث مسلم کتاب الزہد والرقاق سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔ اس حدیث کے تمام الفاظ تقویٰ کی نشاندہی کرنے والے ہیں اور کچھ تشریح کے محتاج ہیں جو میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی جو دعوے سے پہلے کی تھی وہ اس حدیث کے ایک ایک لفظ پر گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تنہائی پسند تھے، اپنے آپ کو الگ رکھا ہوا تھا، لوگوں کے سامنے کسی نمود و ریاء کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور غنی تھے اس بات سے کہ کوئی آپ کو کیا سمجھتا ہے اور خفی یعنی دنیا کی نظر سے چھپ کر اپنی نیکیوں کو پرورش دینے والے۔ قطع نظر اس کے کہ دنیا آپ کو کیا سمجھتی ہے۔ اس حال سے اللہ نے آپ کو باہر نکالا اور جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوا آپ نے اس گوشہ نشینی کو ترک نہیں فرمایا۔ پس یہ مراد نہیں کہ آپ دنیا کو چھوڑ کر ایک طرف ہو کر بیٹھ جائیں۔ اس مضمون کو سمجھیں۔ آپ کی نیکیاں آپ کے سینے میں مخفی ہونی چاہئیں۔ آپ کی ذات ان نیکیوں پر پردے ڈالے رکھے۔ کبھی بھی آپ کو نیکیاں دکھانے کا شوق پیدا نہ ہو بلکہ یہ خیال آئے تو سمجھیں کہ شیطان کا وسوسہ ہے۔ وہ سادہ لوگ جو اس حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں وہ سچے احمدی ہیں۔ ان میں سے بہتوں کو آپ پہچانتے بھی نہیں۔ وہ خاموشی کے ساتھ اپنی نیکیوں کو اپنے دلوں میں رکھے ہوئے، اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے پھرتے ہیں اور سادہ، ہر ایک کے سامنے جھکنے والے، ہر ایک کے سامنے جی کہنے والے اور نمازوں کا حق ادا کرنے والے لیکن دنیا ان کو نہیں سمجھتی۔ مگر اللہ ان کو سمجھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا رسول فرما رہا ہے کہ اللہ ایسے انسانوں سے محبت کرتا ہے۔

پس دیکھنے والے کو معلوم بھی نہ ہو کہ کیا کیا جواہر اس گدڑی میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اس ذات کے اندر کون کون سی نیکیاں چمک رہی ہیں مگر جب وہ خوشبو دیں تو پھر وہ دکھائی بھی دیتی ہیں۔ پس یہ مطلب نہیں کہ آپ کی نیکیاں خوشبو نہ دیں۔ ان نیکیوں نے خوشبو تو دینی ہی ہے مگر وہ از خود خوشبو دیتی ہیں۔ کوشش کر کے ان کو ابھارا نہیں جاتا۔ **ہر ذات جس کے اندر خدا تعالیٰ کا تقویٰ ہے اس کی ایک خوشبو ہے جو ضرور پھیلتی ہے** مگر بالارادہ اس خوشبو کو پھیلانا اس کے ذہن میں نہیں ہوتا۔ پس ارد گرد کے لوگ بھی اس کو کچھ دیکھتے ہیں، کچھ جانتے ہیں، کچھ پہچانتے ہیں مگر تقویٰ کی ان علامتوں کے ذریعے جو از خود پھوٹا کرتی ہیں، بالارادہ ان کو ابھار کر دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا۔

دوسری حدیث اس سلسلے میں مسند احمد بن حنبل کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، 'دنیا کی کوئی چیز یا کوئی شخصیت رسول اللہ ﷺ کا دل کبھی نہ موہ سکی سوائے صاحب تقویٰ شخص کے'۔ وہی حدیث جو اس سے پہلے گزری ہے اس کا یہ تتمہ ہے۔ جس سے اللہ محبت کرتا تھا اسی سے حضرت محمدؐ رسول اللہ محبت کرتے تھے۔ پس اللہ اور رسول کی محبت کی باتیں ہم کرتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ محبت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ محض زبانی جمع خرچ سے نہ اللہ کی محبت مل سکتی ہے نہ رسول کی محبت مل سکتی ہے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیسی پیاری بات فرمائی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دل کبھی کوئی چیز موہ نہ سکی مگر صاحب تقویٰ شخص کے۔ جب نیک لوگوں کو دیکھتے تھے تو آپ کی محبت دل سے از خود پھوٹتی تھی، پیار کی نگاہیں ان پر پڑا کرتی تھیں ان کے لئے دل سے دعائیں اٹھا کرتی تھیں۔ پس آپ بھی **اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کے خواہاں ہیں تو دل کو تقویٰ سے بھر لیں اور اس بات سے مستغنی ہو جائیں کہ آپ کا تقویٰ دنیا کی نظر میں ہے کہ نہیں۔** ان احادیث سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لازماً آپ کا تقویٰ خدا کی نظر میں ہوگا اور لازماً آپ کا تقویٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ہوگا۔ وہ پیار کی نگاہیں جو اُس وقت کے متقیوں پر پڑا کرتی تھیں آج بھی ہم پر پڑیں گی، اگر ہم متقی ہو جائیں۔ ان معنوں میں حضرت رسول اللہ ﷺ ایک زندہ رسول ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا اس ذکر کو چھیڑا ہے۔ آپ کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ قیامت تک آپ کی نگاہیں اللہ کے حضور، اللہ سے فیض یافتہ نگاہیں تمام امت پر پڑتی ہیں۔ یعنی ان معنوں میں پڑتی ہیں کہ دوسری دنیا میں اللہ تعالیٰ آپ کو باخبر رکھتا ہے اور مطلع فرماتا ہے کہ تیری امت کے یہ یہ رنگ ہیں۔ ان احادیث کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ سب علماء اس مضمون کو جانتے ہیں کہ اُس دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اِس دنیا کے وہ حالات بتائے جاتے ہیں جن سے آپ کی روح خوشی محسوس کرے۔ پس اس پہلو سے آج بھی ہم پر اللہ اور رسول کی نگاہیں پڑ رہی ہیں خواہ دنیا اُسے دیکھے یا نہ دیکھے اور ہمیں اِس کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔

ایک اور حدیث ابن ماجہ کتاب الزہد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار ان کو مخاطب کر کے فرمایا یعنی ابوہریرہؓ کو، 'اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا، قناعت اختیار کر تُو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند کر تو تُو صحیح مومن ہو جائے گا، جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کر تُو سچا اور حقیقی مسلم کہلائے گا۔ ہنسا کم کر اور بہت زیادہ قہقہہ نہ لگایا کرو

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

بونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے'۔ یہ کتنی صاف، پاکیزہ، چھوٹی چھوٹی نصیحتیں ہیں جن کو آپ اپنے دلنشیں رلیں اور اپنی زندگی کا جزو بنالیں۔ آپ کے خون میں یہ نصیحتیں دوڑتی پھریں تو ہمارا سارا معاشرہ ہر قسم کی ،یوں سے پاک ہو جائے گا، ہر گھر امن کا گہوارہ ہو جائے گا، ہر ہمسائے کو احمدی ہمسائے سے امن نصیب ہو گا رہر غیر مسلم کو بھی احمدی ہمسائے سے امن نصیب ہو گا۔

مُسند احمد بن حنبل کی ایک اور حدیث ہے ۔ حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ سول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تجھے تاکیدی نصیحت کرتا ہوں اُوصِیكَ بِالتَقویٰ۔ وصیت سے مراد یہ میں ہوا کرتی کہ مرتے وقت جو لفظ کہیں وہی وصیت ہوتی ہے۔ ایک ایسی نصیحت جو بہت تاکیدی ہو جس کو لنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو اس کو بھی وصیت کہتے ہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا "اوصیك بتقوی اللہ" اے ابوذرؓ ں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پوشیدہ اور اعلانیہ معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا۔ ب ہر شخص اپنے پوشیدہ معاملات میں کسی حد تک واقف ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی گہری نصیحت ہے جو ہر نسان کو حرز جان بنالینی چاہئے کہ اٹھتے بیٹھتے اپنے اندرونے پر بھی نگاہ کیا کرے کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے ،راگر اس کے اندر تقویٰ ہی ملے اور کچھ نہ ہو تو پھر ایسا انسان یقیناً کامیاب ہو گیا اور اس پر اللہ اور اس کے سول کی پیار کی نگاہیں پڑیں گی۔ پوشیدہ اور اعلانیہ معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔

ایک اور حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا تو میرے بستر میں نہیں تھے۔ جیسا کہ خواتین کی عادت ہے آپ کے دل میں خیال گزرا کہ اٹھ کے کہیں گئے ہیں مگر یہ بھی جانتی تھیں کہ آپ سے زیادہ پیارا اللہ تھا اور بسا اوقات آپ کا بستر چھوڑ کر اللہ کے حضور گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ تو حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث بہت پیاری لگتی ہے مجھے کہ اپنے ہاتھ سے اس چارپائی کے کنارے کے نیچے دیکھا وہاں رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ لگایا، گریہ وزاری کر رہے تھے، رو رہے تھے اور تقویٰ مانگ رہے تھے۔ ایسی پیاری حدیث ہے کہ روح نچھاور ہوتی ہے اس پہ۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کا پیار سے ہاتھ نیچے پھیرنا، دیکھنا میرا آقا کہیں خدا کے حضور تو نہیں جھکا ہوا۔ واقعۃً رسول اللہ ﷺ اس وقت خدا کے حضور جھکے ہوئے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے 'اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما، اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما'۔ وہ رسول جو تقویٰ کی آماجگاہ تھا، وہ رسول جس نے ساری دنیا کو رہتی دنیا تک ہمیشہ کے لئے تقویٰ کی تعلیم دی اور تقویٰ کے اسلوب سکھائے خدا کے حضور اپنے تقویٰ کو کچھ بھی نہیں دیکھتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک اللہ کے حضور میں متقی نہ ٹھہروں میں متقی نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ کے حضور متقی ٹھہرا ہوا ہوں مگر حرص اتنی تھی تقویٰ کی، ایسی آرزو تھی دل میں تقویٰ کی کہ رو رو کر یہ عرض کر رہے تھے کہ اے اللہ میری جان کو تقویٰ عطا فرما۔

اس حدیث میں ایک دوسری دلکش بات یہ ہے کہ بستر سے جدا ہوئے ہیں، نیچے پڑے ہوئے ہیں لیکن اتنی آواز بلند نہیں کر رہے کہ بیوی کی نیند میں مخل ہو جائیں۔ اگر آواز آ رہی ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہاتھ سے ٹٹول کر نہ دیکھتیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ انداز بھی بہت پیارا تھا اور یہ بھی تقویٰ کا حصہ ہے کہ اپنی نیکی سے کسی اور کے آرام میں مخل نہ ہو اور یہ بھی تقویٰ کا حصہ ہے کہ تقویٰ مانگو تو دوسروں کو سنا کر نہ مانگو۔ پس ساری حدیث ہی ایک عظیم الشان حدیث ہے جو کھلم کھلا بتا رہی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ ' رَبِّ اٰتِ نَفسِی تقوٰھا' اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما۔ پھر فرمایا اسے پاکیزگی بخش اور اس کو پاکیزگی عطا کر تو بہترین ہے تُو ہی اس جان کا ولی ہے اور اس کا مولا ہے۔ یہ ساری باتیں کان لگا کر حضرت عائشہؓ نے غور سے سنیں تو پھر آپؓ کو سمجھ آئی۔

ایک اور حدیث ہے سنن ابن ماجہ کتاب الزہد سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے۔ فرمایا **مخموم القلب** اور **صدوق اللسان**۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ **صدوق اللسان** کو تو ہم پہچانتے ہیں جس کی زبان سب سے زیادہ سچی ہے یعنی آنحضرت ﷺ۔ یہ بات تو سمجھ آ گئی کہ **صدوق اللسان** کون ہے لیکن **مخموم القلب** سے کیا مراد ہے، اس کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ یہ ایک ایسی اصطلاح تھی جو آنحضرت ﷺ نے خود ایجاد فرمائی تھی۔ فرمایا وہ متقی اور پاکباز جس میں نہ گناہ ہو، نہ سرکشی ہو، نہ کینہ ہو اور نہ ہی حسد ہو اس کو **مخموم القلب** کہا جاتا ہے۔ متقی ایسا جس میں کوئی گناہ نہ ہو، کوئی سرکشی نہ ہو، کوئی کینہ نہ ہو، کوئی حسد نہ ہو۔ اگر آپ اپنے دل کو ایسا ہی پاک صاف دیکھتے ہیں اگر آپ کا دل ہر قسم کے کینے اور حسد سے پاک ہے تو آپ **مخموم القلب** ہیں اور یہ آنحضرت ﷺ کی تقویٰ کی ایک عظیم الشان تعریف ہے جس پر ہمیشہ نظر رہنی چاہئے۔

سنن دارمی کتاب الرقاق باب فی تقوی اللہ سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'بے شک میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں' ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کو جانتے تھے مگر تحریص کی خاطر، ایک دل میں تحریص پیدا کرنے اور حرکت پیدا کرنے کا ایک انداز بیان ہے۔ انسان توجہ سے سنے کہ ہاں دیکھیں وہ کونسی آیت نکلتی ہے۔ وہ آیت تھی "وَ مَن یَتقِ اللہ یَجعَل لَہٗ مَخرَجاً" جو بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے مخرج نکالے گا۔ مصیبتوں سے نکلنے او مشکلات سے باہر آنے کا رستہ پیدا کر دے گا۔

اس آیت کریمہ کی طرف اس حدیث سے پہلے ان معنوں میں میری نظر نہیں تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جس شان سے اس آیت کو ابھار کے پیش کیا ہے اس سے سمجھ آتی ہے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ جتنے بھی لوگ مصیبتوں میں مبتلا ہوں، بیماریاں ہوں یا کئی قسم کی چٹیوں نے ان کو گھیر رکھا ہو، مقدمات پھنسے ہوئے ہوں، خطرات میں گھیرے گئے ہوں، ہر قسم کی مصیبتوں سے انسان نکلنے کی خواہش رکھتا ہے اور ہر ایسی خواہش کے وقت دنیا کا سہارا اس کے سامنے آتا ہے۔ دنیا میں کوئی نہ کوئی ایسا انسان یا کوئی نہ کوئی ایسا جتھہ ہوتا ہے جو ان مشکلات اور مصیبتوں سے نکلنے میں اس کی مدد کر سکتا ہے اور ہمیشہ پہلے ان کا خیال آیا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کریمہ کو اس موقع کے لئے پیش فرمایا ہے کہ ہر ایسے وقت میں جب تم مصیبتوں سے آزمائے جاؤ یا تمہارے دل کی تمنائیں اور خواہشات کے پورا ہونے کے لئے تمہیں بعض دنیا کے بڑے بڑے آدمی دکھائی دے رہے ہوں اگر ان کو بالکل نظر انداز کر دو اور کلیۃً خدا پر انحصار فرماؤ تو یاد رکھو کہ اللہ اس قابل ہے یا طاقت رکھتا ہے کہ تمہیں ہر ایسی مشکل سے نجات بخشے۔ پس اس سے بڑا گر اور کیا ہو سکتا ہے جو ہمیں سکھا دیا گیا۔

ہر مصیبت، ہر ضرورت، ہر خواہش کو جو نیک خواہش ہو پورا کرنے کے لئے اس آیت کے مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ **ایسے وقت میں جبکہ تقویٰ آزمایا جاتا ہے اس وقت ثابت رہیں، اس وقت تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسے شخص یا ایسی قوم کی حالت بدل دیا کرتا ہے۔** پس احمدی افراد ہوں یا بحیثیت جماعت کل جماعت احمدیہ ہو ہر ایک کو میں محمد رسول اللہ ﷺ کے الفاظ میں ترقی کا یہ گر بتاتا ہوں۔ اپنی تجارتوں میں، اپنی ضرورتوں میں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں، آپ یقین رکھیں ایک ذرہ بھی اس میں تزلزل نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کا ہاتھ تھام لے گا اور آپ کو پہلے سے بڑھ کر عظیم الشان ترقیات عطا فرمائے گا۔

ایک اور حدیث مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا 'جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے' اب کسے یہ بات پسند نہیں کہ اس کی عمر دراز کی جائے سوائے ان مصیبت زدہ لوگوں کے جو بعض دفعہ موت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ ان کی حالت پر بھی رحم فرمائے۔ یہ عمومی نصیحت ہے کہ 'جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے، اس کے رزق میں فراخی پیدا کی جائے اور اس سے اذیت ناک موت دور کی جائے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے رحمی تعلقات کو استوار کرے'۔

رحمی تعلقات کے معاملے میں ابھی تک جماعت محتاج ہے کہ اسے بار بار نصیحت کی جائے۔ رحمی تعلقات میں رخنے کی بہت سی خبریں آتی رہتی ہیں اور میرے دل کو بہت زخم پہنچاتی ہیں۔ بار بار ہر نکاح کے موقع پر جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے وہ رحمی تعلقات کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہیں مگر یہی وہ بات ہے جو آپ سب تو نہیں مگر بعض ایسے ہیں جو بھول جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں معاشرے میں بہت تکلیف پھیلتی ہے۔ **پس رحمی تعلقات کی حفاظت کریں یہ بھی آنحضرت ﷺ نے تقویٰ کی شرط قرار دی ہے۔**

اب دو حدیثیں اور ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک جامع الترمذی کتاب العلم سے لی گئی ہے حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک روز نماز فجر کے بعد ہمیں ایک بڑا

ارشاد نبوی ﷺ

خَیر الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652، 248-5222

رہائش- 243-0794، 27-0471

پرُاثر وعظ فرمایا جس کے سننے سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز اٹھے۔ اس پر ایک شخص نے کہا یہ تو بچھڑنے والے کا وعظ ہے۔ بے اختیار بولا کہ جس رنگ میں آنحضرت ﷺ یہ نصیحت فرما رہے ہیں آپ ہمیں چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ کیسا دردناک فقرہ ہے، یہ تو ایک بچھڑنے والے کا وعظ ہے۔ پس چونکہ وہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر جانے والے ہیں اس نے عرض کیا یارسول اللہ فرمایئے آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ بچھڑنے والے کی یہی ایک نصیحت ہے، یہی وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ تم میں دیکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں ۔

جب آوے وقت میری واپسی کا ☆ یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا

دیکھیں، آپ نے کس طرح ایک ایک قدم حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی پیروی کی ہے۔ وہی مضمون ہے جس کو اردو میں دوہرایا جس کو آنحضرت ﷺ نے اس وقت بیان فرمایا کہ مجھ سے پوچھتے ہو کیا نصیحت، جانے والے کی کیا نصیحت ہے؟ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

اور پھر فرمایا "اور سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں خواہ ایک حبشی غلام کی کرنا پڑے۔ یاد رکھو تم میں جو بھی زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ بدعات سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی ہے۔ تم میں سے جو وہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ میری اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت اپنائے اور اس پر سختی سے کاربند ہو جائے"۔

ایک حدیث حضرت وابصہ بن معبد ؓ سے مروی ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں آیا ہوں تو پیشتر اس کے کہ میں زبان کھولتا آنحضور ﷺ نے فرمایا، "کیا تو نیکی کے متعلق مجھ سے پوچھنے آیا ہے؟ یا تو اس کی باتیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہونگی یا خدا نے یہ خبر دی ہوگی کہ اس وقت یہ شخص اس نیت سے آیا ہے۔ جو بھی صورت ہو آنحضور ﷺ نے پہل فرمائی۔ پیشتر اس کے کہ وہ زبان کھولتا فرمایا، 'کیا تو نیکی کے متعلق مجھ سے پوچھنے آیا ہے۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو جائے'۔ یہ ایک بہت ہی پیاری تعریف ہے۔

'جس پر دل مطمئن ہو جائے' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ گناہ کا ارادہ کر کے اس پہ اطمینان پکڑے۔ گناہ سے دل مطمئن ہو ہی نہیں سکتا۔ جوں جوں گناہ کی عادت پڑتی جاتی ہے دل مرتا تو جاتا ہے مطمئن نہیں ہوا کرتا۔ تقویٰ اللہ سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ اور نیکی وہی ہے جس پر دل اطمینان پا جائے اور تسلی ہو کہ ہاں میں اچھا کام کر رہا ہوں۔ "گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے خواہ لوگ اس کے حق میں تجھے کیسے ہی فتوے کیوں نہ دیں"۔ پس آنحضرت ﷺ نے تقویٰ اور نیکی کی پہچان کو ہمارے لئے دیکھیں کتنا آسان کر دیا ہے۔ ہر شخص جو کسی دوسرے سے پوچھنا چاہتا ہے کہ بتاؤ وہ نیکی کا کیا رستہ ہے وہ اپنے دل پر نگاہ ڈالے اور ہر وہ فعل جس سے اس کا دل مطمئن ہو کہ ہاں یہی خدا کی رضا ہے وہ کرے اور باقی سب باتوں کو چھوڑ دے اور ہر اس بات سے پرہیز کرے جس کے نتیجے میں دل میں ایک اضطراب سا پیدا ہو جائے، بے چینی سی پیدا ہو جائے اور انسان اسے زبردستی دبانے کی کوشش کرے۔ یہ دل کا فتویٰ نصیب ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ دوسروں کے فتوے کی ذرہ بھی پرواہ نہ کرو۔ وہ جو مرضی فتوے دیتے پھریں ان کی کوئی حقیقت نہیں، اصل فتویٰ وہ ہے جو دل سے اٹھے۔

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

اب میں دو تین اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آج چونکہ جمعہ بھی ہے اور چند باتیں اور بھی کرنے والی ہیں اس لئے آج کا یہ خطبہ نسبتاً مختصر رہے گا۔ میری کوشش ہوگی کہ ایک گھنٹہ یا اس کے لگ بھگ یہ خطبہ ختم ہو جائے یعنی نماز سمیت۔ تھوڑا سا وقت اوپر لوں گا۔ اور اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند سادہ اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں "انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے"۔ ایک خلاصے میں یہ کیسی پیاری بات فرمادی۔ جتنی باریک راہوں پہ قدم مارو گے اتنا زیادہ تمہیں روحانی خوبصورتی نصیب ہوگی۔ "تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لئے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں"۔ یعنی جتنی باریکی سے تم تقویٰ پر عمل کرو گے یہ حسین اور دلکش نقوش ہیں جو تمہارے روحانی وجود کے بنتے چلے جائیں گے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں روحانی خزائن رسالہ الوصیت سے (یہ اقتباس) لیا گیا ہے۔ "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے"۔ ہیچ یا پیچ جس طرح بھی اس کو پڑھتے ہیں، مطلب ہے اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔

"اگر وہ باقی تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا"۔ اس فضولی سے کیا فائدہ، کتنا پیارا اظہار ہے۔ ایک لفظ 'فضولی' میں ساری زندگی جو انسان زبانی جمع خرچ میں گزار دیتا ہے اس کو دھتکار دیا اور بے معنی کر دیا۔ اس فضولی سے کیا فائدہ۔ خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ جو دعویٰ کرتا ہے اس کا قدم اس کی سچائی کا قدم آگے بڑھا کرتا ہے اور اس کا ہر آنے والا دن پہلے سے بہتر ہوا کرتا ہے۔ پھر فرمایا "یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا"۔ (روحانی خزائن)

اب میں آپ کے سامنے کچھ اور امور رکھتا ہوں جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ آج کا خطبہ نسبتاً چھوٹا ہوگا اور پھر مصافحہ بھی ہے اور پھر ہم نے جمعہ کی بھی تیاری کرنی ہے۔ پھر جمعہ کے بعد عید کے لئے سب نے ادھر ادھر پھیل جانا ہے۔ تو ان امور کے پیش نظر آج یہ خطاب مختصر ہوگا۔

ایک بات جو میں کہنی چاہتا تھا، ان میں سے اب ایک بات میں خصوصیت سے کہنی چاہتا ہوں کہ گیمبیا سے متعلق ایک ضروری اعلان کروں گا۔ جب تک میرا اعلان پوری طرح نہ سن لیں جلدی میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔ جب میں بات ختم کروں گا پھر آپ تک ساری بات پہنچ جائے گی۔

کچھ عرصے سے گیمبیا کی حکومت میں ایک نمایاں تبدیلی دکھائی دے رہی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ان کے دل کا کیا حال ہے لیکن جو باتیں ان کی طرف سے ہمیں پہنچ رہی ہیں وہ مختلف سمتوں سے ایک ہی قسم کی باتیں ہیں۔ ہمارے بعض مربیان کو، ہمارے نائب امیر کو اور بعض دوسرے دوستوں کو وہاں کے بڑے بڑے صاحب اختیار لوگوں نے بلایا اور بڑے پیار سے بات سمجھائی۔ وزیر تعلیم جو ایک خاتون ہیں انہوں نے کہا کہ پرانی سب باتوں کو بھول جاؤ اور جو لوگ یہاں سے باہر نکلے ہیں سارے واپس آجائیں ہم خیر مقدم کریں گے اور ہمیں جو شکوہ تھا داؤد حنیف کی باتوں کا وہ بھی بھول جائیں اس کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ اب تو داؤد حنیف اگر یہاں آئیں تو ان کو گلے لگالوں گی۔ اب داؤد حنیف صاحب کا فیصلہ ہے کہ وہ گلے لگنے کی خاطر وہاں پہنچتے ہیں یا نہیں لیکن ان کی طرف سے بہر حال کھلے ہاتھوں سے یہ اعلان ہے کہ داؤد حنیف تک کو اگر ہم گلے لگا سکتے ہیں تو باقی جماعت کا اندازہ کر لو کیا حال ہوگا۔ داؤد حنیف کے مباہلے کے چیلنج کی وجہ سے ان کو کچھ غلط فہمی ہوئی تھی اور صدر محترم نے اس کا اعلان بھی جگہ جگہ کیا۔ وہ یہ سمجھتے رہے کہ مباہلے کا مطلب یہ ہے جو داؤد حنیف نے بھیجا ہے کہ تم برباد ہو جاؤ، تمہاری قوم برباد ہو جائے نعوذ باللہ من ذالک۔ ان بے چاروں کو

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA - 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

☎ دوکان : 0092-4524-212515

رہائش : 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

مباہلے کی سمجھ ہی کوئی نہیں اس لئے وہ بے وجہ اشتعال میں آبیٹھے تھے۔ ان کو تو صرف یہ کہا گیا تھا کہ جو مُلّاں کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ یہ ہے اگر آپ کو بھی پورا یقین ہے کہ یہی ہے تو پھر آپ چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے جھوٹوں پر لعنت طلب کریں۔ اب اس میں ان کی کون سی گستاخی تھی۔ ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر آپ کا اصرار ہے ان باتوں پر تو آپ چاہیں تو اللہ سے جھوٹے کے اوپر لعنت ڈلوا دیں۔ اور گیمبیا ملک پر لعنت ڈالنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارا اپنا پیارا ملک ہے اس کے عوام ہمارے پیارے عوام ہیں، ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس لئے اس غلط فہمی میں ملک میں ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ دیکھو یہ انہوں نے ہمارے ملک کے لئے بددعا دی ہے۔ یہ ان کی سادگی ہے ان کو پتہ نہیں کہ مباہلہ کیا ہوتا ہے۔ تو اب جبکہ بات سمجھ آگئی ہے معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے داؤد حنیف کو بھی معاف کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں جو بات اب کھولوں گا اس کا آخری نتیجہ آپ کے سامنے میں ایک اور نکالوں گا۔ باوجود اس کے کہ ان کے دلوں میں نمایاں تبدیلیاں دکھائی دے رہی ہے، باوجود اسکے کہ میجر بوجنگ صاحب نے بھی ہمارے مبلغین کو صاف صاف اور ہماری جماعت کے نمائندوں کو صاف صاف کہا ہے کہ ہمارے دل میں ایک ادنیٰ بھی پرانا خیال باقی نہیں رہا۔ ہم آپ کے سب ڈاکٹروں، سب اساتذہ کو، سارے عملے کو دعوت دیتے ہیں کہ واپس آجائیں۔ جو مبلغین ہیں وہ بھی آکے کام کریں۔ لیکن ایک چھوٹا سا پیچ اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ بطور اساتذہ واپس آئیں۔ یہ مجھے منظور نہیں۔ یہ قطعی بات ہے۔ یہاں تک انہوں نے کہا کہ اس عید پر ہم دونوں مشترکہ اعلان کریں گے، گیمبیا کی حکومت اور جماعت احمدیہ، کہ اے اہل گیمبیا تم لوگوں کو یہ تحفہ دیا جارہا ہے کہ اب جماعت احمدیہ کے سارے نکلے ہوئے واپس آرہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس صورت میں میں عید پر یہ اعلان ان کے ساتھ مشترکہ طور پر نہیں کر سکتا۔

اب ایک ہی صورت ہے کہ حکومت گیمبیا کھلے بندوں یہ وضاحت کے ساتھ اعلان کرے اور ہمیں اس کی تحریر بھیج دے کہ آپ کے اوپر اور آپ کے مبلغین کے اوپر اگرچہ اندرون خانہ کوئی پابندی نہیں ہے مگر ہم کھل کر کہہ رہے ہیں اب، ساری دنیا کو سنا کر کہہ رہے ہیں کہ ہرگز ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر یہ پابندی اس جرأت سے اٹھائی ہے جس کو مولوی پاکستان میں اچھالتے پھرتے ہیں تو پھر ہم اس بیان کا خیر مقدم کریں گے اور میں کوشش کروں گا کہ ان نکلے ہوؤں میں سے جتنے بھی واپس آسکتے ہوں واپس آجائیں مگر اس تاخیر کی ذمہ داری ہم پر نہیں آپ پر ہے۔ جو لوگ بھی گیمبیا سے نکلے وہ اللہ کے فضل سے نکالے نہیں گئے، از خود نکلے ہیں لیکن حالات کو بھانپ کر۔ پیشتر اس کے کہ حکومت یہ فیصلہ کرتی کہ ان کو الزام لگا کر نکالا جاتا اللہ کی حکمت بالغہ نے ان کو ویسے ہی نکال لیا۔ جن ملکوں میں گئے ہیں انہوں نے خیر مقدم کیا ہے، اتنی محبت سے پیش آئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہر طرح سے ان کا خیال رکھا ہے، ان کو اپنایا ہے، ان کی خواہش کے مطابق ان کی تقرریاں کی ہیں اور ہمیشہ کے لئے ویزے جاری کر دئے ہیں۔ اب ان لوگوں سے ہم کیسے ان اپنے بھیجے ہوؤں کو نکال لیں یہ ان سے زیادتی ہوگی۔ بلکہ بعض صورتوں میں صریحاً ظلم ہوگا کہ مصیبت کے وقت تو وہ ہمارا خیر مقدم کریں اور جب مصیبت وہاں سے ٹل جائے تو ہم ان کو اچانک نکال کے واپس لے جائیں۔

اس لئے یہ بات میں گیمبیا والوں کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک نکلے ہوؤں کے واپس آنے کا تعلق ہے ہم ان حکومتوں کی منت کر کے ان سے اجازت ضرور مانگ سکتے ہیں کہ ان کو واپس گیمبیا جانے کی اجازت دے دیں۔ اگر شرح صدر کے ساتھ ان حکومتوں نے اجازت دی تو پھر یہ جائیں گے ورنہ نہیں جائیں گے۔ اور اگر اجازت دی تو پھر بھی سارے نہیں جا سکیں گے کیونکہ بہت ایسے ہیں جن کو ہم نے دوسرے ملکوں کے بعض ہسپتالوں میں، بعض دوسری جگہوں پر اس طرح کھپا دیا ہے کہ اب ان کا وہاں سے نکلنا ممکن نہیں رہا۔ پس تاخیر کی وجہ سے ان لوگوں کی واپسی میں جو روکیں حائل ہو رہی ہیں ان میں جماعت احمدیہ کا ادنیٰ سا بھی قصور نہیں۔ لیکن یہ اعلان میں عید کے تحفے کے طور پر ضرور کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ گیمبیا جن کے سپرد ہم نے تمام ہسپتال کر دئے ہیں، جماعت احمدیہ گیمبیا جن کے سپرد ہم نے تمام سکول اور کالج کر دئے ہیں وہ اب ان کی مالک ہے۔ ان کو دوبارہ جاری کرنے کی راہ میں جو دقتیں ہیں ہم انشاء اللہ ان کی مدد کریں گے۔

ہمارے نزدیک گیمبیا کی ضرورت جائز ہے کہ احمدی ان کی خدمت کریں۔ پس افریقہ کے ممالک کے احمدی یا بعض دوسری جگہوں کے احمدی جو نکلے ہوئے نہیں ہیں، ویسے ہیں ان کو دوبارہ گیمبیا کے ہسپتالوں اور سکولوں میں لگانے کے وقت خرچ زیادہ اٹھے گا کیونکہ وہ واقفین جو نکل چکے ہیں ان کی باتیں ہی الگ ہیں۔ ایسے تو تم چراغ لے کر ڈھونڈو تو ساری دنیا میں نہیں ملیں گے۔ مگر اب بھی افریقہ کے ممالک کے یا بعض دوسرے ممالک کے ایسے احمدی جن کو گیمبیا قانوناً قبول کرتا ہے ان کے لئے میں زائد اخراجات مرکز کی طرف سے مہیا کر دوں گا اور گیمبیا کی جماعت کو یہ کھلی چھٹی ہے وہ جس قیمت پر بھی یہ فنی ماہرین مہیا ہوتے ہوں اس قیمت پر ان کو قبول کریں۔ میں جانتا ہوں وہ غریب جماعت ہے لیکن ساری دنیا کی عالمی جماعت تو غریب نہیں ہے۔ ہم اس سلسلہ میں ان کی ہر ممکن مدد کریں گے اور یہی وہ تحفہ ہے جو میں اس عید پر اہل گیمبیا کو دے رہا ہوں۔

اب اس کے بعد ہم انشاء اللہ مصافحہ کریں گے کچھ عرصے کے لئے اور پھر آج کا یہ حصہ عید کا ختم ہو جائے گا اور انشاء اللہ پھر جمعہ کی تیاری کریں گے ٹھیک ایک بجے مختصر خطبہ ہوگا جس طرح پچھلے سال ہوا تھا۔ وہ (عام) گھنٹے والا جمعہ نہیں۔ چند نصیحتیں ہونگی پھر ہم چھٹی لیں گے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا، "اب دعا ہوگی جس میں تمام عالمی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ باقاعدہ عبادت نہیں ہے، ایک دعا ہے"۔ (اس کے بعد مصافحے سے متعلق منتظمین سے استفسار کے بعد فرمایا" چند منٹ کے لئے خواتین کی طرف ان کو سلام کرنے کے لئے جاؤں گا اور اس عرصے میں آپ لوگ صف بندی کا انتظام کرلیں۔ پھر تیزی کے ساتھ مصافحہ ہوگا اور دوست گلے لگنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ گلے لگنا بڑا اچھا لگتا ہے مگر موقع محل کے مطابق۔ اس لئے بعض لوگ جو زبردستی گلے لگنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے میری منت ہے، درخواست ہے کہ اپنے اوپر ضبط کریں اور وقت کو دیکھیں، پہچانیں، وقت بہت تھوڑا ہے۔ مجھے بہرحال جس حد تک ممکن ہے تیزی سے گزرنا ہے۔ مصافحہ کریں اور مجھے اجازت دیتے چلے جائیں۔ بعض لوگ گلے تو نہیں لگتے مگر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ پکڑ کے بیٹھ جاتے ہیں۔ یوں چھہ ڈال لیتے ہیں کہ آدمی ہل نہیں سکتا اور پھر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے اپنی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ ان جاپھیوں کو بھی میں درخواست کر رہا ہوں کہ ہرگز میرے ہاتھوں کو چھا نہیں ڈالنا۔ اب دعا کے بعد خواتین میں جائیں گے پھر یہاں اتنی دیر میں آپ تیار ہو جائیں۔ آیئے اب دعا کرلیں"۔ (اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور دعا کے بعد مختلف احباب کی طرف سے ملنے والے مبارکباد کے پیغامات کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا):

"آپ کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو عید مبارک ہو۔ اللہ ہر لحاظ سے عید ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ جن لوگوں نے عید کی مبارک کے پیغام بھیجے ہیں ان کو میں اسی موقع پر خیر مبارک کا پیغام دے رہا ہوں۔ یہ ناممکن ہے ہمارے لئے کہ اب ان عید مبارک کے پیغاموں کا فرداً فرداً جواب دے سکیں۔ اور بے انتہا کام ہیں۔ اور اگر یہ بھی کام ہمارا عارضی دفتر، جو والنٹرز پہ مشتمل ہوا کرتا ہے، وہ سنبھالے تو کئی مہینے لگ جائیں گے۔ اس لئے آپ سب کی طرف سے جو عید مبارک کا پیغام ملتا ہے میں اس کو خود دیکھتا ہوں اور دل سے میرے خیر مبارک اٹھتی ہے یہی کافی ہے۔ اب کسی خط کا انتظار نہ کریں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

"آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے"
"اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"
"والدین کو چاہئے کہ ان (واقفین نو) بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

زمانہ حاضر کے ہامان اور فرعون کی ہلاکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم صداقت

محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ......

خداتعالیٰ نے اپنے ماموروں مرسل کی صداقت کا ایک عظیم الشان معیار یہ بیان فرمایا ہے کہ عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول۔ غیب کا جاننے والا خدا اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کیلئے پسند کرلیتا ہے (72:27,28) یعنی خداتعالیٰ اپنی غیب کی خبریں صرف اپنے مامورین و مرسلین پر ہی ظاہر کیا کرتا ہے اور وہ عظیم الشان غیب کی خبریں کسی مدعی ماموریت پر صادق آجائیں تو اُن کے مامور من اللہ ہونے کی الٰہی شہادت ہوتی ہے۔

جب ہم اس معیار صداقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا تجزیہ کرتے ہیں تو آپ کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میری پیشگوئیاں میری صداقت کا بیّن ثبوت ہیں۔ میرا خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کرسکے تو میں جھوٹا ہوں۔" (اربعین)

حضرت محمد صادق محمد مصطفیٰ ﷺ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جہاں جماعت احمدیہ کی ترقی اور اُس کے عالمگیر غلبہ پر مشتمل ہیں وہاں دشمنوں کی ناکامی نامرادی اور ہلاکت کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔

چنانچہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کو جس قسم کے عظیم فتنوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اس کے بعد ان فتنہ انگیزیوں کے بانی مبانیوں کا جو حشر ہوا تھا اس کے متعلق خداتعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت اطلاع دی تھی خداتعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:

"یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر اور تکفیر کا فتویٰ دے گا اور اپنے بزرگ ہامان سے کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتنہ سے سب کو افروختہ کرسکتا ہے۔۔۔ سو تو سب سے پہلے اس کفرنامہ پر مہر لگا تاکہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں تب اُس پر مہر لگادی۔ ابولھب ہلاک ہوگیا۔ اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے۔ ایک وہ ہاتھ جس میں اس نے تکفیر نامہ کو پکڑا۔

دوسرا وہ ہاتھ جس سے اُس نے مہر لگائی۔۔۔ جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگادے گا تو بڑا فتنہ ہوگا۔ پس تو صبر کر۔ جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔ (تذکرہ)

اس الہام میں خداتعالیٰ نے آپ کو بتادیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ہولناک فتنہ کھڑا ہوگا۔ اُس میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہوگا جو ایک ملک کا وزیراعظم ہوگا۔ اور وہ جماعت کو ذلیل کرنے اور تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور فرعون کے وزیراعظم ہامان کے نقش قدم پر چل کر جماعت احمدیہ کے خلاف قانونی طور پر کفر کا فتویٰ عائد کرے گا۔

چنانچہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم ہونے کا قرار داد پاس کروایا۔ اور بڑے فخریہ انداز میں اعلان کرتے رہے کہ اس نے ۹۰ سالہ قادیانی مسئلہ حل کیا ہے۔ حالانکہ ۱۹۷۴ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا اس کے قائم ہوئے تو نوے (۹۰) سال پورے نہیں ہوئے تھے۔ اس اعلان کے بعد بھٹو اور اس کی حکومت خداتعالیٰ کی گرفت میں آگئی اور جوں ہی ۲۳؍ مارچ ۱۹۷۹ء کو جماعت احمدیہ کی تاسیس پر ۹۰ سال پورے ہوئے اس کے معاً بعد ہی یعنی ۴؍ اپریل ۱۹۷۹ء کو بھٹو کو خداتعالیٰ نے پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا۔ اس طرح نہایت ذلت و خواری کے ساتھ اُس ہامان کی ہلاکت دنیا نے دیکھ لی۔

اس سے بڑھ کر اس زمانہ کے فرعون کی ہلاکت بھی ظہور پزیر ہوئی۔ پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق صاحب جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا زعم لیکر اٹھے۔ اُس نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک آرڈیننس کے ذریعہ مہم تیز کردی۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفسیر کبیر مطبوعہ ۱۹۴۸ء میں آیات قرآنی و فرعون ذی الاوتاد الذین طغوا فی البلاد۔ فاکثروا فیها الفساد فصب علیهم ربک سوط عذاب کی تفسیر کرتے ہوئے اس فرعون کے متعلق نہایت تفصیل سے نشان دہی فرمائی تھی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

"کیا فرعون کے متعلق بھی تجھے کچھ معلوم ہے؟ جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ (کیا تجھے) ان سب لوگوں کا حال معلوم ہے؟ جنھوں نے شہروں میں سرکشی کر رکھی تھی۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے ان شہروں میں بے حد فساد پیدا کردیا تھا۔

(سورۃ الفجر آیات نمبر ۱۱ تا ۱۴)

اس کی تفسیر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا۔ میرے نزدیک اس میں مسیح موعود کے زمانہ کی خبر ہے میں ابھی تک تفصیل سے نہیں بتاسکتا کہ کیوں؟ مگر دو باتیں میں یہاں کردیتا ہوں جن کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ اس مثال کا مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ تعلق ہے اور وہ دو باتیں یہ ہیں کہ اول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محرّم کی دسویں رات ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے کیونکہ اُس دن میں خداتعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون سے نجات دی۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا ہی معاملہ میری اُمت میں ایک دفعہ ہوگا۔ اور میری اُمت کو اس دن ایک عذاب سے نجات ملے گی۔ گو بظاہر یہاں فرعون اور اُس کے مظالم سے نجات کے الفاظ ہیں مگر ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اُس رنگ کا کوئی واقعہ آئندہ ہونے والا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر اُن میں سے بے دل ہوگئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو میں نے بلند آواز سے کہا۔

کلا ان ربی معی سیهدین

اتنے میں میں بیدار ہوگیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

اسی طرح آپ کا ایک یہ بھی الہام ہے یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ (تذکرہ ۴۲۳) کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔ پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰ کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم ﷺ کی اُمت میں ہونے والا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ دوسری طرف خداتعالیٰ کا وہ مامور جو موجودہ زمانہ میں آیا اُسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰ ہے۔ فرعون اُس کا پیچھا کرے گا۔ اُس کے ساتھی گھبرا جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اُسے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ اس وقت موسیٰ بلند آواز سے کہے گا۔

کلا ان معیی ربی سیهدین۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ خدا میرے ساتھ ہے۔

ان ہر دو الہامات کے ساتھ اگر میرے اُس رویا کو بھی ملالیا جائے جو الفضل میں شائع ہوچکا ہے کہ میں ایک مکان میں ٹھہرا ہوا ہوں۔

اُس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے بھی اُسی میں پناہ لی تھی۔

(الفضل ۲۰ جون ۴۴ء)

تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔

جو۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوگی۔ اور موسیٰ کی مصر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ جماعت احمدیہ کو پیش آئے گا پس چونکہ یہاں مسیح موعود کا بھی ذکر تھا اس لئے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کیلئے عاد اور ثمود کی مثال دی وہاں مسیح موعود کے دشمنوں کے لئے فرعون کا واقعہ بطور مثال پیش کیا گیا۔۔۔

۔۔۔اس پیشگوئی کے دوسرے ظہور کے وقت کوئی فرعون اتنا خطرناک ظلم کرے گا کہ جماعت پکار اٹھے گی۔ یموسی انا لمدر کون۔ اے موسیٰ اب تو ہماری تباہی سر پر آپہنچی ہے اب ہم کسی طرح اُس فرعون کے پنجہ ظلم سے بچ نہیں سکتے اُس وقت جماعت کا جو بھی لیڈر ہوگا وہ موسیٰ کی طرح اپنے ساتھیوں سے کہے گا کلا یہ بالکل غلط بات ہے کہ دشمن تمہیں تباہ و برباد کردے گا۔ ان معی ربی سیهدین۔ میرے ساتھ میرا رب ہے اور وہ مجھے ہدایت دے دے گا۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۸ صفحہ ۵۴۸۔۵۴۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے ایک رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت جماعت احمدیہ کا لیڈر یعنی خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۷؍ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رویا دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجھہ بن گیا ہوں۔ یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں۔ اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کرلیتا ہے۔ سو اُس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضٰی ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اُس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں۔

یاعلی دعهم وانصار هم وزراعتهم

یعنی اے علی! ان سے اور اُن کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور اُن کو چھوڑدے۔ اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کیلئے آنحضرت ﷺ مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کو تو ہی حق پر ہے۔ مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیرووں کی وہ جماعت ہے جو اُن کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے۔ جس کی وہ قوت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔

پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منعدر ہوئی اور الہام کے رو سے خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے

ذرونی اقتل موسیٰ

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

جماعت احمدیہ کبابیر (فلسطین) کا مختصر تعارف

جماعت احمدیہ برطانیہ کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فلسطین سے مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کبابیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"کبابیر جو ایک احمدی قصبہ ہے اس کے بعض خصائص کا ذکر عجز وانکساری اور خدائے قدوس کے شکرانے کے اظہار کے طور پر کرنا چاہتا ہوں

کبابیر پہلا عرب قصبہ ہے جس نے وسیع پیمانے پر احمدیت کو قبول کیا۔ یہ قصبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے تھوڑے عرصے بعد پچھلی صدی میں معرض وجود میں آیا۔ یہ کوہ کرمل کی ایک نہایت دلکش وادی پر جو بحیرہ روم (Mediterranean) کے قریب واقع ہے۔

ہمارے آباؤاجداد مذہب کے دلدادہ تھے اور مذہبی میلان رکھتے تھے۔ جونہی وہ کبابیر میں آباد ہوئے انہوں نے سب سے پہلے عبادت کیلئے مسجد تعمیر کی جس کا نام الزاویہ تھا۔ یہ عبادت گاہ بھی تھی اور مہمان خانہ بھی۔ اس قصبہ کی بنیاد رکھنے والے پانچ بھائیوں میں سے ایک بھائی قاہرہ کی جامع الازھر میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجے گئے۔ واپس آنے کے بعد وہ اس علاقہ کے ایک معروف عالم کے طور پر مشہور ہوئے۔ وہ بہت متقی انسان تھے۔ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ امام مہدی کبابیر میں ظاہر ہوئے ہیں اور ایک جگہ انہوں نے سفید خیمہ لگایا ہے۔ پھر خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ۱۹۳۰ء میں مسجد کبابیر کا سنگ بنیاد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رکھا۔ جبل کرمل پر واقع یہ چمکتی ہوئی سفید مسجد گنبد ابیض کے نام سے مشہور ہے جو مختلف ممالک کے زائرین کی زیارت کا مرکز بنی رہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ اب اس کی جگہ دو روشن اور آسمان سے باتیں کرتے ہوئے میناروں والی مسجد تعمیر کی گئی ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ سیاحوں کی کشش کا باعث بن گئی ہے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہمارے آباؤاجداد مذہبی میلان کی وجہ سے کئی صوفی تحریکوں میں شامل ہوئے۔ ان صوفیاء کے ایک آخری بزرگ Sheikh Shathulies نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حیفہ میں الزاویہ کو بہت وسعت دینے کی نصیحت کی تھی تاکہ وہ ان ہندوستانی زائرین کیلئے کافی ہو سکے جو مستقبل میں وہاں آباد ہونے والے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام انتظامات احمدیت کے قیام کیلئے ہو رہے تھے۔ چنانچہ جب حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کبابیر تشریف لائے تو ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور خوشی سے قبول کیا گیا۔ حضرت شمس کو دمشق میں جلاد مولویوں نے خنجر کے وار سے زخمی کر دیا تھا۔ جس کے بعد آپ نے فلسطین میں کبابیر کے پرامن قصبہ کو مرکز احمدیت کے طور پر منتخب کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن تشریف لانے کے بعد پہلا جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۸۵ء میں اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منعقد ہوا اس جلسہ میں عرب دنیا کا سب سے بڑا وفد جس نے جلسہ میں شرکت کی کبابیر کا وفد تھا۔ اس جلسہ سے واپسی کے سفر میں جب ہم فرینکفورٹ کے ائرپورٹ پر اترے تو ایک مخلص دوست نے ہماری توجہ تذکرہ میں مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی کشف کی طرف منعطف کروائی جس کے معنی یہ ہیں کہ ابدال شام اور صلحاء العرب آپ کیلئے دعا کریں گے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ کشف ۶/ اپریل ۱۸۸۵ء کو ہوا تھا اور معجزانہ طور پر ۱۹۸۵ء کے جلسہ سالانہ پر ۶/ اپریل کو پورے ایک سو سال کے بعد ایک نئے رنگ میں پورا ہوا تھا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۰ء سے لے کر اب تک ہمارے لوگ التزام کے ساتھ حضرت مسیح موعود کیلئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں خاکسار کو حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب، جو کبابیر کے ابتدائی مبلغوں میں سے تھے، کا ایک خط موصول ہوا جس میں انہوں نے لکھا کہ کبابیر کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

"کبابیر کے لوگ قادیان کے لوگوں سے مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ یہ دونوں گروہ اوائل لوگوں کے مرکز سے چمٹے رہے گویا وہ ایسی جماعتیں ہیں جن سے دوسرے ممالک میں جماعتیں پھیلتی رہیں۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے۔ اس لئے اس درجہ عزت کی خوب حفاظت کرو۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے"۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطین کی تقسیم کے بعد کبابیر کو بھی ویسے ہی خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑا جو ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت قادیان کو پیش آئے تھے۔ احمدیت کی برکات کے ہم دل کی گہرائیوں سے قدر دان ہیں

جیند ہریانہ میں جماعت احمدیہ کی دوسری سالانہ پیشوایان مذاہب کانفرنس

☆-مرکز احمدیت سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان وعلماء کرام کی شرکت۔

☆- قادیان- دہلی اور یوپی کے علاوہ ہریانہ کے نو اضلاع کے ۳۲ مقامات کے احمدیوں کی شرکت۔

☆-غرباء کو سلائی مشینوں کی تقسیم ☆-امتحان راہ ایمان کے انعامات کی تقسیم۔

(رپورٹ: سفیر احمد بھٹی انچارج مبلغ ہریانہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کی جیند میں جماعت احمدیہ ہریانہ کی دوسری سالانہ کانفرنس پیشوایان مذاہب کے طور پر ۲۲/ مارچ کو نہایت شاندار ڈھنگ سے منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں مرکز احمدیت قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم ماسٹر مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید محترم محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون مکرم انعام الحق صاحب قریشی نمائندہ مجلس تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں قادیان کے دیگر احباب اپنی اپنی گاڑیوں پر تشریف لائے۔ دہلی سے مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت احباب جماعت کے ہمراہ ایک بس پر تشریف لائے۔ ہریانہ کے احباب بھی اپنی گاڑیوں اور بسوں پر ہریانہ کے نو اضلاع کے ۳۲ مقامات سے حاضر ہوئے۔

جیند کی سرکردہ شخصیتوں میں لالہ رامیشور داس جی فائنیس سیکرٹری آل ہریانہ بھاجپا شامل تھے۔ اسی طرح مختلف علاقہ کے سرپنچ صاحبان بلاک سمتیوں کے ممبر بھی شامل تھے۔ چونکہ جلسہ سے ایک روز قبل ہی ہریانہ کے خدام اور قادیان سے مکرم بشارت احمد صاحب حیدر مع آڈیو ویڈیو ٹیم اور مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل تشریف لائے۔ اور انہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے اچھے اچھے مشوروں سے نوازا اور بھرپور تعاون دیا جبکہ محترم منیر احمد صاحب خادم نگران تبلیغی اُمور صوبہ ہریانہ ایک ہفتہ قبل ہی تشریف لے آئے تھے۔

اس دوران باقاعدہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی اور درس کا بھی اہتمام رہا۔ الحمد للہ اس مرتبہ ہریانہ کے خدام نے نہایت محنت سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ کھانا اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ ٹھیک دو بجے دوپہر شروع ہوا مہمان خصوصی محترم لالہ رامیشور داس جی تھے جبکہ جلسہ کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ مکرم عنائت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پھر قومی ترانہ کے بعد خاکسار نے ہریانہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ سب سے پہلی تقریر فادر روشن سینٹ پالس چرچ جیند نے "حضرت یسوع مسیح کا انسانیت سے پریم" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر محترم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے حسن سلوک" کے عنوان پر کی۔ اس تقریر کے بعد عزیزم ایس ناصر احمد صاحب اور ساتھیوں نے نظم "گوکل کے گھنام کنہیا" نہایت خوش الحانی سے سنائی نظم کے بعد پروفیسر یوگندر سنگھ جی نے گیتا جی کا پریم اور ایکتا کا سندیش" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ پروفیسر صاحب کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے "سب دھرموں کی ایکتا وقت کی اہم ضرورت ہے" کے عنوان پر تقریر فرمائی اس اجلاس کی پانچویں تقریر "شری گورونانک جی کی پریم اور ایکتا کی شکشا" پر گوردوارہ تیغ بہادر جیند کے ہیڈ گرنتھی بھائی شیر سنگھ نے کی۔

ان تقاریر کے بعد مہمان خصوصی لالہ رامیشور داس جی نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دو غریب عورتوں کو سلائی مشینوں کا تحفہ پیش کیا، اور پھر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے اس کام کی بہت تعریف کی جو وہ انسانوں میں اتفاق واتحاد کے قیام کیلئے کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ جو ہر طرح کی نفرتوں اور بھید بھاؤ کو مٹا کر مخلوق خدا کی خدمت کر رہی ہے میں اس کی بہت قدر کرتا ہوں۔

آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے کتاب "راہ ایمان" میں اول دوم سوم آنے والے افراد اور بچوں کو انعامات دیئے۔ اس امتحان میں چار گروپ بنائے گئے تھے پہلا گروپ معمر افراد کا تھا جبکہ دو گروپ لڑکوں کے اور ایک بچیوں کا تھا۔ الحمد للہ کہ اس امتحان میں جماعتوں کے بچوں نے حصہ لیا۔ اول کو پانچصد روپے دوم کو تین صد اور سوم کو دوصد روپے انعام دیا گیا۔

تقسیم انعام کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی تقریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ۱۹۲۶ء سے پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔ آپ نے اتفاق واتحاد کی ان تقاریر پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد خطاب آپ نے اجتماعی دُعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ہریانہ کے جملہ مبلغین معلمین اور داعین الی اللہ نے اس جلسہ کی کامیابی کیلئے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دُعا

میرے نانا جان مکرم مخدوم حسین صاحب کچھ عرصہ سے بوجہ لقوہ بیمار ہیں ان کی نظر بھی بہت کمزور ہے صحت بھی کمزور ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(امۃ القدوس فضل قادیان)

مجلس انصار اللہ کیرلہ کا صوبائی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کیرلہ کا صوبائی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴ر ۱۵ر مارچ ۹۸ بروز ہفتہ واتوار وڈاکرہ (Vad-akara) میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس اجتماع میں شرکت کیلئے کیرلہ کے طول وعرض سے ۳۵۰ سے زائد انصار تشریف لائے تھے بہت سارے خدام کی شرکت بھی قابل قدر ہے۔ مسجد احمدیہ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں نہایت خوبصورت پنڈال سجایا گیا تھا۔ دونوں دن تینوں وقت کیلئے عمدہ طعام اوز قیام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

افتتاحی اجلاس : ۱۴ر مارچ صبح ساڑھے دس بجے محترم بی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کیرلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم ٹی کے محمود صاحب صوبائی سیکرٹری تعلیم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی اردو نظم کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے انصار اللہ کا عہد دوہرایا۔ اس کے بعد صوبائی امیر محترم A.P کنجا مو صاحب نے اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے کیرلہ بھر میں مجلس انصار اللہ کی بیداری اور تبلیغی سرگرمیوں پر خوشنودگی کا اظہار کیا اور فاستبقوا الخیرات کی روشنی میں اور آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

تین کتب کی رسم اجراء : اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مندرجہ ذیل کتب کی رسم اجرائی کی۔

۱۔ دابة الارض۔ مصنف محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب۔

۲۔ حضرت یسوع مسیح کا صلیب پر غلبہ۔

۳۔ ۱۹۸۸ء کی ڈائری جس میں تمام اہم جماعتی اُمور کی نشاندہی کی گئی تھی اس کے بعد خاکسار محمد عمر اور محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر اور محترم پروفیسر محمد صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریریں کی۔

دوسری نشست : ٹھیک تین بجے محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے اپنے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستان سنائی۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر عبدالجلیل صاحب امیر جماعت کروناگپلی مکرم ابراہیم کٹی صاحب صدر جماعت ماترا نے علی الترتیب "برکات خلافت" اور "قرآن مجید تمام مخالفین کیلئے مکمل ضابطۂ حیات" تقریریں کیں۔ اس کے بعد مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب ناظم مجلس انصار اللہ پینگاڑی نے کیرلہ میں احمدیت کے دخول اور نفوذ کے بارے میں نہایت ایمان افروز تاریخی واقعات پر روشنی ڈالی۔

جلسہ عام : ایک پبلک مقام میں ایک تبلیغی جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا تھا تاکہ عوام الناس تک پیغام حق پہنچایا جائے۔ محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس پبلک جلسہ میں خاکسار محمد عمر کے علاوہ مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ چیلاکرہ اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ پینگاڑی نے علی الترتیب مذہبی دنیا میں احمدیت کا اثر و نفوذ اعتراضات کے جوابات قرآن مجید کی روشنی میں اور برکات خلافت پر تقریریں کیں۔ تین گھنٹہ کے بعد رات ۹ بجے یہ کامیاب جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رات ساڑھے دس بجے تا ساڑھے بارہ بجے صوبائی مجلس عاملہ کی ایک خصوصی میٹنگ محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت ہوئی اور مختلف لائحہ عمل کی تعمیل کا پروگرام بنایا گیا۔

دوسرے دن کا پروگرام : صبح نماز تہجد کے ساتھ دوسرے دن کا پروگرام شروع ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم این کنجی احمد صاحب (پنگاڑی) مکرم الحاج کے کنجالن صاحب (ترور) مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب (معلم وقف جدید) نے قرآن مجید۔ حدیث اور ملفوظات کا درس دیا۔

اس کے بعد صبح ۶ بجے تا ساڑھے آٹھ بجے کیرلہ کی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں صوبائی مجلس عاملہ کے ممبران بھی شامل تھے۔ صبح ۹ بجے تا ۱۰ بجے Quiss اور تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ ہوا۔

ڈاکٹروں کے مشورے : اس کے بعد صبح ۱۰ بجے تا سوا گیارہ بجے ایک نہایت دلچسپ اور بہت مفید پروگرام Doctors Speek (ڈاکٹرز کلام کرتے ہیں) کے زیر عنوان مکرم A.P ابوٹی صاحب زعیم انصار اللہ کالیکٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر بی عبداللہ صاحب سابق میڈیکل آفیسر نیشنل ہسپتال ریاض۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب میڈیکل آفیسر A.M ہسپتال کروناگپلی (یہ احمدیوں کا ایک بہت بڑا ہسپتال ہے اور کیرلہ میں بہت مشہور ہے) ڈاکٹر منصور احمد صاحب (سینئر میڈیکل آفیسر آیورویدک کالج) کے ایک پینل نے شرکت کی۔

اس نشست کی غرض مختلف بیماریوں اور اُن کے تدارک کے بارے میں احباب کے شک وشبہات کا ازالہ اور اُن سے مشورہ کرنا تھا۔ چنانچہ خون کا دباؤ (Blood Pressure) Heart Attack جوڑوں اور کمر کا درد۔ ذیابطیس Rheumati sm قبض۔ جگر میں ورم۔ دمہ۔ ریح وغیرہ امراض کی علامات اور اُن کے تدارک کے بارے میں سامعین کے سوالات کا تینوں ڈاکٹروں نے نہایت مفید رنگ میں جواب دیا اور مختلف مشورے دیئے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ اور معلومات سے پر تھا۔

اس کے بعد اختتامی اجلاس محترم ناظم اعلیٰ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار کو محترم صوبائی امیر صاحب نے انعامات دیئے اس کے بعد محترم این عبدالرحیم صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت کامیاب قلمی جہاد کے عنوان سے اپنا ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم آر جمال الدین صاحب صدر جماعت ٹریونتپورم نے M.T.A. زمانہ کی ایک اہم ضرورت اور ایک عظیم الشان ذریعہ ابلاغ کے عنوان سے تقریر کی۔

اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب اور خاکسار نے انصار اللہ کا بلند مقام اور ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خطاب کیا۔

سب سے آخر میں مکرم پروفیسر بی محمود احمد صاحب صوبائی سیکرٹری نشر واشاعت نے اس اجتماع کے بارے میں ایک نہایت مفید جائزہ سامعین کے سامنے پیش کیا خاکسار کی اختتامی اجتماعی دعا کے بعد یہ نہایت مفید اور ایمان افروز اجتماع پوری شان وشوکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے خوش کن اثرات برامد فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

بقیہ صفحہ : (۶)

یعنی مجھ کو چھوڑ و تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کروں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فالحمد لله علی ذالک (تذکرہ ۲۰۸۔۲۰۷)

اس رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت رابعہ میں آپ کے خلاف ایک فرعون قتل کا منصوبہ بنائے گا اور اُس میں وہ ناکام رہے گا اور ناکامی کا اور قہر الٰہی کا واقعہ ایک بدھ کے روز اور ۱۰ر محرم کو وقوع پذیر ہوگا۔

اس قہر الٰہی کا واقعہ عین اس پیشگوئی کے مطابق ۱۷ر اگست ۸۸ بروز بدھ بتاریخ ہجری ۱۰ر محرم کو ہوا۔ یعنی جنرل ضیاء الحق اپنے ۲۸ جرنیلوں سمیت ہوائی قلعہ سمجھے جانے والے مضبوط ترین طیارہ کے فضاء میں ایک دھماکہ کے ساتھ پھٹ جانے اور خوفناک شعلوں میں تباہ ہو جانے کے سبب اس طرح لقمہ اجل بن گئے کہ اس کے وجود کو نہ آسمان نے قبول کیا نہ زمین نے حتیٰ کہ تدفین کیلئے بھی اُن کے جسم کا کوئی عضو ہاتھ نہ آیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ بھارت کے مشہور مقالہ نگار جمنا داس نے روزنامہ ہند سماچار کی ۸ر نومبر ۸۸ء کی اشاعت میں کراچی سے شائع ہونے والے ڈیلی نیوز کے حوالہ سے لکھا۔

"جس امریکی ہوائی جہاز کی تباہی ہوئی اُسے تمام دنیا میں سب سے زیادہ محفوظ قرار دیا جاتا تھا۔ اس سے پہلے اس طرح کے کسی ہوائی جہاز کو کسی حادثہ کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اُس کی مشینری ایسی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ چار انجنوں والا یہ ہوائی جہاز پرواز کرنے کے چار منٹ کے بعد ہی تباہ ہو جائے۔۔۔ معتبر ذرائع کے مطابق یہ ہوائی جہاز اس طرح تباہ ہوا کہ مسافروں کے جسم بری طرح جل گئے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔ جنرل ضیاء الحق نے وصیت کر رکھی تھی کہ اُن کے مرنے کے بعد اُن کی آنکھیں دان کر دی جائیں لیکن آنکھیں تک جل گئیں۔ اخبار آگے لکھتا ہے۔

اسلام کی روایات کے مطابق دفن کرنے سے پہلے رشتہ داروں کو لاش کا دیدار کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے لیکن جنرل ضیاء الحق کا تابوت رسم پوری کرنے کیلئے اُن کے نزدیکی رشتہ داروں کے سامنے کھولا نہیں گیا۔ بلکہ اسی طرح دفن کر دیا گیا۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ دفنایا گیا وہ ایسا نہیں تھا کہ اسے دیکھا جائے۔ یہ بات کہ لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے تھے اور وہ پوری طرح جل گئے تھے اس بات کا ثبوت ہے کہ دھماکہ اتنا طاقتور تھا کہ انسان اور مشین دونوں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے"۔

اس حادثہ سے بہت دن پہلے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کیا خوب اس کا نقشہ کھینچا تھا کہ۔

ہمیں مٹانے کا زعم لے کے اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک اُن کی کرے گا رسوائے عام کہنا

پس ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق جو جماعت احمدیہ کی تباہی اور بربادی کیلئے کوشاں تھے ان کی ہلاکت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی عظیم دلیل ہے۔ ☆☆☆

جلسہ یوم مصلح موعود

قادیان ۲۲ر فروری آج مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعود بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت جماعت احمدیہ سری نگر کے صدر محترم غلام رسول صاحب نے کی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ و نشر واشاعت بھارت نے تقریر کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؓ نے ملک وقوم کی سلامتی کیلئے بہت سے کام کئے ہیں جو تاریخ میں قلم بند ہیں۔ کئی بزرگ اور صوفیوں نے قرآن کریم کے تراجم کئے مگر ان میں تفسیر کے لحاظ سے بہت سی خامیاں رہ گئی تھیں جسے حضرت مصلح موعود نے دور کیا تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر جیسی معرکۃ الآراء تفاسیر لکھیں جن کو مسلمان علماء بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مختلف مسلم علماء کے نام لیکر حوالے پیش کئے۔ مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کروائی۔

اس خوشی میں ۱۹ سے ۲۲ر فروری تک بچوں اور نوجوانوں کے کھیلوں کے ٹورنامنٹ و علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور ان میں انعامات اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ محلّہ احمدیہ اور ہندو بازار کے علاقہ میں مختلف قسم کے گیٹ لگائے گئے اور بازار کو سجایا گیا۔ ہندو احباب نے بھی اس موقعہ پر مبارکباد پیش کی۔

(محمد لقمان دہلوی نامہ نگار قادیان)

بھدرواہ : زیر صدارت مکرم عبدالحفیظ صاحب منڈاشی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب کی تلاوت اوز مکرم گوہر حفیظ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نزیر احمد صاحب منڈاشی مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر جلسہ نے خطاب کیا دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۱۹۹۸ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلے کی شرائط

۱۔ درخواست دہندہ وقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارے میں غور ہو سکے گا۔
۶۔ حفظ کلاس کے لئے عمر ۱۰۔ ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۵۔ جولائی ۱۹۹۸ء تک ارسال کر دیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اُترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆ اُمیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ انگلش: مضمون درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو. گرامر۔ انٹرویو: اسلامیات۔ احمدیت۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ۔ تلاوت قرآن پاک۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

ہندی رسالہ کیلئے پتہ جات جلد از جلد بھجوائیں

نظارت نشر و اشاعت قادیان کے تعاون سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے ہندی زبان میں ایک ماہانہ رسالہ شائع کیا جائے گا۔ اس کا پہلا شمارہ انشاء اللہ ماہ مئی ۹۸ء میں منظر عام پر آجائے گا۔

اس رسالہ کو ہندی زبان سے واقف نو مبائعین تک پہنچانے کیلئے مجلس کو صوبائی امراء صاحبان / صدر صاحبان جماعت و مبلغین و معلمین کرام کے خاص تعاون کی ضرورت ہے جس جس علاقہ میں ہندی جاننے والے نو مبائعین ہیں اُن کے پتہ جات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان کے دفتر میں بھجوادیں۔

رسالہ کا پہلا شمارہ پہنچنے کے بعد اس کی توسیع اشاعت کیلئے بھی مجلس کے ساتھ خصوصی تعاون فرمادیں نیز رسالہ کو بہتر انداز میں شائع کرنے کیلئے اپنے تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر اپنے قیمتی و تعمیری مشوروں سے نوازیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان)

دعائے مغفرت

ہماری بڑی سمدھن محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ دختر مرحوم محترم شیخ قاسم داؤد ہر بکر صاحب صدر جماعت احمدیہ آف باندہ (ساونت واڑی) کسی قدر لمبی علالت کے بعد بعمر ۷۰ سال مورخہ ۱/ فروری کی درمیانی شب شموگہ میں فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ میں کئی خوبیاں تھیں مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات کی بلندی اور مغفرت کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حضرت صاحب منڈا سگر ھلی)

چاند پر پانی کی تلاش ۔۔ آصف علی پرویز۔ لندن

مورخہ ۶/ جنوری ۱۹۹۸ء کو ایک راکٹ جس کا نام Lunar Prospector ہے، چاند کی طرف اڑایا گیا۔ اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ چاند کے جنوبی قطب میں بعض شہاب ثاقب کے گرنے سے ہزاروں میل چوڑے اور تقریباً بارہ میل گہرے گڑھے میں برف کی موجودگی کا پتہ چلایا جاسکے۔ ان گڑھوں پر سورج کی روشنی براہ راست نہیں پڑتی چنانچہ وہاں کا درجہ حرارت بہت ہی ٹھنڈا (یعنی منفی ۲۸۰ ڈگری) ہے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ برف کے ٹکڑے بعض شہاب ثاقب کے ہمراہ منجمد حالت میں چاند پر کھربوں سال قبل گرے اور آج تک موجود ہیں۔

برف کی موجودگی چاند پر مصنوعی طور پر رہائش رکھنے میں بڑی مدد و معاون ہو سکتی ہے۔ اس برف کو پگھلا کر پانی میں تبدیل کیا جاسکے گا جس سے فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔ پانی چونکہ نہایت ہی اہم گیسوں یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے اس لئے اس میں سے آکسیجن سانس لینے میں استعمال کی جائے گی اور ہائیڈروجن کی مدد سے راکٹ دوسرے سیاروں اور ستاروں کو بھجوائے جاسکیں گے۔ اگر واقعی برف کی تلاش میں کامیابی ہو گئی تو کوئی بعید نہیں کہ اگلی صدی میں چاند پر انسانوں کیلئے گھر بن سکیں۔

Lunar Prospector چاند پر خود نہیں اترے گی لیکن یہ بعض خاص شعاعیں جنہیں Radio-S-Bandwaves کا نام دیا گیا ہے اس گڑھے پر پھینکے گی۔ وہاں سے یہ شعاعیں جب واپس آئیں گی تو ان کا تجزیہ کرنے کے بعد سائنس دان یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ ان گڑھوں میں برف موجود ہے یا نہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تحقیقی نتائج اگلے ایک دو سالوں میں سامنے آسکیں گے۔

خدائے رحمان کا یہ احسان بہت بڑھ کر ہمارے سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں زندگی کی تخلیق سے قبل وافر مقدار میں پانی مہیا فرمایا۔ اور بادلوں کے ذریعے ایسا نظام مقرر فرمایا کہ پانی مختلف چکروں میں سے گذر کر پھر زمین پر ہی واپس آتا ہے۔ اگر ایسا نظام قائم نہ کیا جاتا تو زندگی زمین سے کب کی معدوم ہو چکی ہوتی۔

اعلان دُعا و ایڈریس نمائندہ بدر کینڈہ

مکرم بشیر احمد صاحب ناصر نمائندہ بدر کینڈہ۔ اپنے والد مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے نیز والدہ محترمہ اپنے اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی درازی عمر، کاروبار میں ترقی کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

Mr. Basheer Ahmad Nasir
3001 Finch Ave West # 603
North York ont
M9M 3a9 (CANADA)
Ph : 416 7425020

(ادارہ بدر)

درخواست دُعا

☆ خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کی صحت و تندرستی درازی عمر عطا ہونے دینی و دنیاوی ترقیات جملہ پریشانی کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اسلام خان جماعت احمدیہ نرگاؤں اڑیسہ)

☆ خاکسار کا پہلا بچہ فوت ہو گیا ہے اہلیہ پھر امید سے ہے۔ معجزانہ رنگ میں صحت تندرستی درازی عمر نیک صالح اولاد عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مشہود خان جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ)

☆ میرا بڑا لڑکا منصور احمد فائنل M.B.B.S کا امتحان دینے جا رہا ہے اور بیٹی 1st M.B.B.S کا امتحان دینے جا رہی ہے دونوں کی اعلیٰ نمبر سے کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (نرمل احمد بوکارو)

بقیہ۔ ہومیوپیتھی

مریض بظاہر بالکل ٹھیک ہوتے ہیں لیکن سر درد ملیریا کی علامتیں رکھنے والا شروع ہو جائے تو ٹوبر کولینم یا اسی مزاج کی دوائیں دینے سے ملیریا باہر آ جاتا ہے۔ ملیریا کے جراثیم جگر اور تلی میں پناہ لیتے ہیں اور جگر اور تلی پھول جاتے ہیں۔ دبی ہوئی علامتوں کا علاج کیا جائے تو بخار ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں اس کا مطلب ہے کہ جگر کی گہرائی تک دوا کا اثر ہوا ہے۔ یہ بہترین موقع ہے کہ ان جراثیم کو ختم کیا جائے لیکن علامتوں کے مطابق علاج ہونا چاہیئے۔

جسم میں دکھن، بخار کی کیفیت اور بیزاری بھی ٹوبر کولینم کی علامت ہے۔ بڑھے ہوئے سر کی بیماریوں میں عموماً عام دوائیں رد عمل نہیں دکھاتیں کیونکہ بعض دفعہ کوئی گہری روک ہوتی ہے تپدق بھی ایک بنیادی وجہ ہو سکتی ہے۔ ٹوبر کولینم اونچی طاقت میں وہ رد عمل پیدا کر دیتی ہے جو عام دواؤں کو دکھانا چاہیئے لیکن وہ نہیں دکھاتیں۔

گوشت سے نفرت بھی سل کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ٹوبر کولینم اس میں مشہور ہے۔ گوشت سے نفرت ایک اجنبی بات ہے۔ بعض مذاہب میں گوشت سے نفرت نفسیاتی وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے۔ یہ نفرت انسانی مزاج کے خلاف ہے اس لئے یہاں ٹوبر کولینم استعمال کرنی چاہیئے، ایک ہزار، دس ہزار یا لاکھ میں بھی دی جاسکتی ہے۔

ٹوبر کولینم میں سلفر سے مشابہ پیٹ کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ صبح کے وقت دست کا زور کبھی پیچش کبھی اسہال اور کبھی بہت قبض ہو جاتی ہے۔ یہ سب انتڑیوں کی اندرونی سطح پر پھیلی ہوئی بیماریوں کی علامات ہیں۔ اس صورت میں ٹوبر کولینم اچھا اثر دکھانے والی دوا ہے۔

جگر اور تلی پھول کر پیٹ کو موٹا کر دیتی ہیں اور بچوں کا جسم سوکھنے لگتا ہے۔ اس کیفیت میں ٹوبر کولینم اونچی طاقت میں بہت مفید دوا ہے۔ ایک ہزار میں دیں پھر سلفر سے زیادہ کلکیریا کارب مفید ہوگی۔ کلکیریا کارب دے کر لائیکوپوڈیم دیں پھر سلفر۔ ٹوبر کولینم، کلکیریا کارب، لائیکوپوڈیم سلفر اس ترتیب سے دیں۔ مناسب وقفہ ڈال کر اور علامتوں کا انتظار کرکے پھر دوسری دوا دیں تو بہت اچھا نتیجہ نکلتا ہے مثلاً کلکیریا کارب نے کام کیا ہے لیکن ایک جگہ پہنچ کر فائدہ رک جاتا ہے لائیکوپوڈیم کی نمایاں علامات ظاہر ہونگی مثلاً میٹھے کی غیر معمولی خواہش ایک علامت ہے۔ Scapola یعنی کندھے کے پیچھے درد ہونا اور دائیں طرف کی علامتیں نمایاں اثر دکھانے لگتی ہیں اس وقت لازماً لائیکوپوڈیم کی ضرورت ہے۔ پھر اس کی کچھ علامتیں لیکسز کی علامتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں ان پر صبر کرکے سلفر کی علامتیں ظاہر ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے جب سلفر کی علامتیں ظاہر ہو جائیں مثلاً صبح کی بھوک کا مٹ جانا گیارہ بجے کے قریب بھوک لگنا، ہاتھ، پاؤں اور سر کی چوٹی میں جلن کا احساس وغیرہ وغیرہ تو پھر کچھ دیر کے بعد کلکیریا کارب یا لائیکوپوڈیم۔ صرف انہی تین دواؤں تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بعض دفعہ انکے بعد لیکسز یعنی بائیں طرف کی بیماریوں کی علامات بہت نمایاں طور پر ابھرتی ہیں جو سلفر میں نہیں ہوتیں۔ اگر ایسی صورت ہو تو پھر لیکسز دیں اس کو دینے کے بعد سلفر کی علامات پیدا ہونگی۔ سلفر بعض دفعہ رسٹاکس یا کاسٹیکم کی علامتیں پیدا کرتی ہیں علامتیں دیکھ کر راستہ تلاش کرنا سب سے زیادہ معقول طریق ہے۔

ٹوبر کولینم میں عام کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ عورتوں میں حیض کا خون بہت جلدی اور بہت زیادہ آتا ہے اور دیر تک جاری رہتا ہے۔ یہ علامتیں اور بھی بہت سی دواؤں میں ہیں سب دواؤں کے مطالعہ کے بعد آسان علامتوں کو تلاش کرکے دوا سے باندھنا چاہیئے تا مختلف دواؤں میں تفریق ہو سکے

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57
FAX - 01872 -20105
01872- 20757
THE WEEKLY BADR QADIAN 143516
DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).
VOL - 46 THURSDAY, April 9th 1998 ISSUE NO.-15

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب ’’ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل‘‘ سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر64)

ٹوبر کولینم

TUBER CULINUM

(Anosode from Tubercular abscess)

تپدق کے مریض کے مادے سے تیار کردہ دوائی کا نام ٹوبر کولینم ہے۔ ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا پر سب سے زیادہ کام کیا ہے اور ان کے تجربات کے حوالے سے دوسرے ہومیوپیتھک معالجین نے اس کے اثرات سے استفادہ کیا ہے۔ ڈاکٹر کینٹ نے بھی اس دوا کو بہت اہم قرار دیا ہے اس کی جو بنیادی صفات ہیں انکو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ اس سے براہ راست تعلق رکھنے والی بیماریوں میں نہیں بلکہ دوسری بیماریوں میں بھی بہت مدد ملے گی۔ یہ ایک Nosode ہے۔ نوزوڈ سے مراد ہے کہ کسی بیماری کے گندے اور متعفن مادے سے کوئی دوا بنائی جائے اور اسے بہت زیادہ لطیف کردیا جائے تو اصل غلاظت اور گندگی کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہتا لیکن اس کی یاد ایک طاقت بن کر موجود رہتی ہے جس سے پھر اس بیماری یا پھر اس سے ملتی جلتی بیماری کے علاج میں مدد لی جاتی ہے۔

یہ عام طور پر ۲۰۰ طاقت سے کم استعمال نہیں کرنی چاہئے زیادہ بہتر ہے کہ اونچی طاقت میں استعمال کیا جائے ایک ہزار میں استعمال بہت اچھا ہے۔ اس دوا کے بارے میں کینٹ کا دعویٰ ہے کہ ۲۰۰، ایک ہزار، دس ہزار، پچاس ہزار اور پھر ایک لاکھ طاقت میں دو دو خوراکیں وقفوں سے دی جائیں تو ایسے شخص کو کبھی سل نہیں ہوگی چاہے وہ سل کے مریضوں کے درمیان اٹھے بیٹھے۔ اپنے اسی تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ مشورہ دیتا ہے کہ اگر وہ مریض جن میں سلی علامتیں پائی جاتی ہوں خواہ ان میں سل نہ بھی موجود ہو اور ایسے مریض جن میں سلی علامتیں پہچانی نہ جاسکیں مگر ایک علامت موجود ہو کہ ایک مرض ایک دوا سے شفا پاتا ہے لیکن پھر دوبارہ پلٹ آتا ہے۔ تشخیص درست ہے اور بار بار وہ دوا دینے سے مرض جڑ سے ختم نہیں ہوتی ایسے مریضوں میں کسی نوزوڈ کی ضرورت پڑتی ہے اور کینٹ کے نزدیک یہ نوزوڈ یعنی ٹوبر کولینم ایسے مریضوں میں دفاعی طاقت پیدا کرنے کے لئے، تاکہ ملتی جلتی دوائیں مستقل کام کریں، بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں اگر عام روٹین کے مطابق دمہ اور نزلے کے پرانے مریضوں کو ٹوبر کولینم اونچی طاقت میں یہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں اور ایک ہزار کی خوراک دس پندرہ دن کے وقفہ کے بعد دہرادی جائے اور مہینہ دو مہینہ کے وقفہ سے دس ہزار دہرادی جائے تو عموماً قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور بیماریوں کی شفا میں مددگار ہوگی۔ یہ جسم میں گہرا ردعمل پیدا کرتی ہے اور دوسری دوائیں کام کرنے لگیں گی۔

ٹوبر کولینم کو اینٹی سورک دوا کہا جاتا ہے۔ جلدی امراض سورک امراض کہلاتی ہیں۔ ملیریا اور وہ بخار جو بار بار پلٹ آئیں جسم میں موجود رہتے ہیں لیکن وقتی طور پر دب جاتے ہیں لیکن ایک دو دن کے بعد یا اس سے بھی زائد وقفہ سے واپس آ جاتے ہیں ایسے بخاروں میں ٹوبر کولینم بہت مفید ہے۔ اگر دوسری روزمرہ کی دوائیں پورا کام نہ کریں۔ ملیریا کے لئے آرنیکا اونچی طاقت میں حفظ ماتقدم کے طور پر بہت مفید ہے۔ آرسنک ایک ہزار طاقت میں جب بخار ٹوٹ رہا ہو تو بہت مفید ہے۔ برائیونیا اور رسٹاکس ۲۰۰ میں بخار کی ابتدائی علامات میں بار بار دینے سے اکثر اوقات ملیریا بنتا ہی نہیں اور شروع میں ہی مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ملیریا کی اور بھی بہت سی دوائیں ہیں اگر یہ دوائیں کام کریں اور مرض دوبارہ عود کر آئے تو ٹوبر کولینم ایسے مریضوں کو ملیریا سے کلیتاً بچانے کے لئے اور شفا دینے کے لئے بہت اچھا اثر رکھتی ہے اکثر ڈاکٹر ملیریا کے بخار کے دوران بھی اسے استعمال کرتے ہیں اور اسے ملیریا توڑ کہتے ہیں۔ ڈاکٹر کینٹ کا خیال ہے کہ دس ہزار، پچاس ہزار اور ایک لاکھ کی طاقت میں لمبے وقفے سے دہرا کر استعمال کیا جائے تو سلی امراض کی بیخ کنی کر دیتی ہے اور آئندہ نسلوں کو بھی اس کے بداثر سے بچا لیتی ہے۔ خنزیروں کے لئے بھی ٹوبر کولینم بہت مفید دوا ہے۔ اس میں ایک علامت یہ ہے کہ مریض کہیں اور جانا چاہتا ہے۔ آرنیکا اور تھوجا میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے اگر وہیں بیٹھے کروٹ بدلنے کی خواہش ہو وہ رسٹاکس اور آرسنک کی علامت ہے۔ آرنیکا میں درد اور تکلیف کی وجہ سے خیال آتا ہے کہ فلاں جگہ جاکر اچھا ہو جاؤں گا۔ ایسا مریض درد کے تعلق میں سفر کرتا رہتا ہے جس کروٹ بھی لیٹے وہ جگہ تکلیف دہ محسوس ہوتی ہے، نرم بستر بھی سخت لگتا ہے لیکن ٹوبر کولینم میں ایک مسلسل خواہش ہوتی ہے کہ میں جگہ بدلوں اور کہیں اور چلا جاؤں۔ شعراء میں بعض دفعہ غموں کی وجہ ایسی خواہش پیدا ہوتی ہے جیسے کہ غالب کہتا ہے

رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیئے
کوئی ہمسایہ نہ ہو اور رازداں کوئی نہ ہو

یہ تو صرف خیالات کی تمنا ہے۔ اس دوا میں یہ تمنا پائی جاتی ہے اگر غالب کو ٹوبر کولینم کی دس ہزار کی ایک خوراک دے دی جاتی تو بعید نہیں کہ اس کی یہ تمنا مٹ جاتی لیکن پھر ہم اس شعر سے بھی محروم رہ جاتے۔

ایک اور شاعر نے یہی بات چاند کے حوالے سے کہی ہے۔

تیرے معمورے میں ایسا بھی ہے گوشہ کوئی
جس میں انساں کو ستائے نہ تمنا کوئی
اور نشتر نہ لگائے غمِ دنیا کوئی
کاش ایسا ہو تو اے چاند بلالے مجھ کو
اپنی آغوشِ تمنا میں چھپالے مجھ کو

جگہ بدلنے کے خیال میں فلکیریا فاس بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔ یہ روزمرہ کے استعمال کی دوا ہے لیکن بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ ایک سے دوسری جگہ جانے کی تمنا اس میں بھی موجود ہے۔ یہ خواہش جو اندرونی تمنا کے طور پر موجود رہتی ہے اس میں یہ دونوں دوائیں مفید ہیں۔ ان کا جسمانی بیماری سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔

ایک اور بات یاد رکھنی چاہئے کہ سل اور سفلس کے بہت سے مریض پاگل ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں کے پاگل پن میں فرق ہے سل کے مریض عموماً ہڈیوں کی بیماریوں، ناک کی ہڈیوں کے گلنے، ہاتھوں پر ناسور بننے، سر میں شدید درد کے دوروں اور اندرونی زخموں کی وجہ سے پاگل ہو جاتے ہیں۔ سفلس کے پاگل کا سارا جسم زخموں سے چور ہو جاتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سل کے پاگل میں تشدد کا رجحان بھی ہوتا ہے، بعض دفعہ خاموش بھی ہوتا ہے لیکن بہت کمزور اور کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ بعض ایسی عورتیں ہیں جو لمبے عرصہ سے بیمار ہوتی ہیں، سل اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتی ہے، وہ اگر پاگل ہو جائیں تو جسم میں بہت طاقت آ جاتی ہے دماغ میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور تشدد پر اتر آتی ہیں حالانکہ وہ عام حالات میں خاموش طبع ہوتی ہیں۔ اگر ٹوبر کولینم اونچی طاقت میں دی جائے تو ممکن ہے کہ ایسے مریضوں کو پاگل پن سے بچا لے میرا ذاتی تجربہ تو نہیں ہے لیکن تجربہ کرکے دیکھنا چاہئے کیونکہ یہ بات منطقی اور درست دکھائی دیتی ہے۔ فلکیریا فاس کے ساتھ اس کی صرف باہر یا دوسری جگہ جانے کی تمنا ہی مشترک نہیں بلکہ یہ بہت سی باتوں میں ٹوبر کولینم فلکیریا سے ملتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فلکیریا میں بھی گہرے ٹی بی کے آثار پائے جاتے ہیں اس پہلو سے اگر فلکیریا کارب کا مطالعہ کریں تو وہ سلفر سے بھی آگے ہے جہاں سلفر کام کرنا چھوڑ دے وہاں فلکیریا کارب کام کو آگے بڑھاتا ہے۔ اس کا ہڈیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں میرا تجربہ ہے کہ پھیپھڑوں کے ٹوبرکلوسس یعنی ٹی بی میں فلکیریا اتنی مفید نہیں ہے مگر ہڈیوں کی ٹی بی میں فلکیریا سب سے زیادہ طاقتور دوا ہے۔ پھیپھڑوں میں ایک فائدہ یہ پہنچا دیتی ہے کہ اگر فلکیریا دیا جائے تو پھیپھڑوں میں موجود ٹی بی کے مادوں کے اردگرد انڈے کی طرح ایک خول سا بنا دیتی ہے اس خول کے نتیجہ میں سل کے مادوں کو باہر نکل کر پھیپھڑوں کے دوسرے صحت مند حصوں کو زخمی کرنے کی توفیق نہیں ملتی اور اندر بند ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہڈیوں کے معاملات میں اگر سلی مادہ موجود ہو تو فلکیریا استعمال کرنی چاہئے۔ فلکیریا ویسے ہی کمزور اور چٹخنے والی ہڈیوں میں بہت مؤثر ہے اور دمہ کی کیفیت کے لئے بھی مفید ہے۔ مرگی کے بارے میں بعض ڈاکٹر کہتے ہیں کہ فلکیریا سلف سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ میں نے بھی اسے استعمال کیا ہے اور بہت فائدہ مند پایا ہے اگر فلکیریا کارب پھیپھڑوں میں گندے مادوں کے گرد خول بنادے تو اس وقت سلیشیا یا سلفر اونچی طاقت میں دینا بہت خطرناک ہے وہ ان خولوں کو توڑ دیں گی یا گند سمیت ان انڈوں کو باہر پھینکنے کی کوشش کریں گی اس کے نتیجہ میں بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے اور بہت خون بہنے سے مریض مر بھی سکتا ہے اس لئے بعض احتیاطیں ضروری ہیں فلکیریا کے بعد سلفر کبھی نہیں دینی چاہئے۔ فلکیریا کے بعد سلفر کی علامتیں ظاہر ہوں تو لائیکوپوڈیم دے دیں۔ وہ فلکیریا کے تمام اثرات کو نرمی کے ساتھ دور کر دیتا ہے اور سلفر قبول کرنے کے لئے جسم کو تیار کر دیتا ہے۔ فلکیریا سے ٹوبر کولینم کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ بعض ڈاکٹروں کے نزدیک ایک دوسرے کے ساتھ ادل بدل کر بھی دی جاسکتی ہیں۔ اس میں بھی اس اسہال کی علامت موجود ہے جو صبح صبح مریض کو مجبور کرکے غسلخانے کی طرف دوڑاتا ہے۔ یہ علامت سلفر میں بھی ہے اور اس کا سلی امراض سے بھی تعلق ہے۔ عموماً صبح کے وقت سل کا مریض اچانک غسلخانے کی طرف دوڑتا ہے ممکن ہے کہ سل کی بلغم رات کو نگلتی رہتی ہو اور انتڑیوں میں یہ مواد جمع ہوتا ہو۔ یہ ایک سلی مرض کی علامت ہے۔

ٹوبر کولینم میں عضلاتی نظام کمزور پڑ جاتا ہے اور اعضاء لٹکے ہوئے محسوس ہوتے ہیں ٹوبر کولینم میں یہ علامت بہت نمایاں طور پر موجود ہے ایک اور بات بھی اس میں ہے کہ اجابت کے ساتھ بعض بچوں کی آنت باہر آ جاتی ہے۔ اس میں ٹوبر کولینم کو نہیں بھولنا چاہئے اور یہ بہت مفید دوا ہے۔ مردانہ یا زنانہ اعضاء کے نیچے گرنے کے احساس کو دور کرنے کے لئے بھی یہ دوا بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

حیض بہت جلد، بہت زیادہ اور بہت لمبا عرصہ ٹھہرنے والے ہوتے ہیں۔ دردیں بھی بہت پائی جاتی ہیں اور دواؤں کے ساتھ ساتھ ٹوبر کولینم بھی مفید دوا ہے اسے نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

خشک، سخت اور مزمن کھانسی جو عام نزلہ زکام وغیرہ کے نتیجہ میں نہ ہو بلکہ ٹھہر جائے اس میں یہ دوا مفید ہے۔ پلسٹیلا بھی ایسی کھانسی کو نرم کرنے میں کام آتی ہے۔ بعض دفعہ سٹینم دی جائے تو وہ بلغم کو نکال کر خشکی کی طرف مائل کر دیتی ہے اس کے بعد اگر پلسٹیلا دی جائے تو شفا نہ بھی دے پھر بھی علامات کو واپس سٹینم کی حالت میں دھکیل دیتی ہے اور پھر سٹینم نرمی سے اس کا علاج کرتا ہے اور زندگی کو نسبتاً آسان بنا دیتا ہے۔

داد ایک بیماری ہے جو بہت تکلیف دہ ہے اس میں چھوٹے چھوٹے دانوں کا ایک چکر سا بن جاتا ہے جو اگر بالوں میں ہو جائے تو بالوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ ایلوپیشیا کی بیماری جو بالوں کو گچھوں کی شکل میں اتار دیتی ہے داد سے مزاج میں بہت ملتی ہے خواہ اس کے نتیجہ میں ہو یا نہ ہو۔ اس میں میں بے سیلینیم بھی ضرور دیتا ہوں۔ ڈاکٹر برنٹ کا خیال ہے کہ اس کی بنیادی وجہ سلی مادہ ہی ہے اور اگر کسی کو یہ بیماری ہو تو اس کو لازماً بے سیلینیم اور ٹوبر کولینم دینی چاہئے۔ میں نے جو دوائیں مفید دیکھی ہیں ان میں نیٹرم میور بھی کافی مفید ہے اگر ان دواؤں کے ساتھ ملا کر دی جائے۔ پکرک ایسڈ بھی مفید ہے۔ بعض دفعہ یہ دوائیں پورا کام نہ کریں تو سورائینم کی ایک ہزار میں ایک خوراک دے دی جائے تو اس سے جلد پر اچھا اثر ظاہر ہوتا ہے اور یہ دوائیں بھی کام کرنے لگتی ہیں۔

سوتے میں عضلات کو جھٹکے لگنا بھی ٹوبر کولینم کی ایک نمایاں علامت ہے لیکن اس میں مختلف دوائیں کام آتی ہیں بعض دفعہ نیند کا غلبہ محسوس ہوتے ہی جھٹکا لگتا ہے اور ایسا مریض دل تھام لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دل بند ہونے لگا ہے یا دل کو دھکا لگا ہے ایسے مریض کو بے سیلینیم کے بجائے گرائنڈیلیا چھوٹی طاقت میں دینا بہت مفید ہے۔ 6X میں بھی بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اگر تشخیص درست ہو تو ایک خوراک سے ہی مریض ساری رات آرام سے سوئے گا۔ لیکن اس تکلیف کا معدے اور اعصاب سے تعلق ہے۔ معدے میں اگر تیزاب زیادہ ہو جائے اور اعصاب میں تناؤ ہو تو نیند میں جھٹکا لگتا ہے۔ عام طور پر پردہ شکم یعنی ڈایافرام جھٹکے سے دل کی طرف جاتا ہے تو دل بیٹھنے کا احساس ہوتا ہے اور مریض بےجان ہو جاتا ہے۔ یہ واضح پہچان ہے جو گرائنڈیلیا کی یاد کرواتی ہے لیکن اور دوائیں بھی ایسے جھٹکوں میں مفید ہیں بعض مریضوں کو آرسنک سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ٹوبر کولینم میں بھی جھٹکوں کا عمومی مزاج پایا جاتا ہے اس میں سارے جسم کا جھٹکا نہیں ہے بلکہ جسم کے بعض عضلات کا دھڑکنا اور جھٹکے لگنا ہے لیکن اس کا نیند سے تعلق ہے۔ بعض مریض ایک کروٹ لیٹیں تو دوسری کروٹ دھڑکنے لگتی ہے اس طرف لیٹیں تو پہلی طرف دھڑکنے لگتی ہے بعض ایسے مریض ہیں جو جس کروٹ بھی لیٹیں وہ دھڑکنے لگتی ہے اور تشنج بھی شروع ہو جاتا ہے اس کی ایک مثال سپی سی فیوجا ہے اور دوسری رے نن کولس بلبوس۔

ٹوبر کولینم میں طوفان سے قبل مریض کو پتہ چل جاتا ہے اور بیماری کی علامات نمایاں ہونے لگتی ہیں۔ ٹوبر کولینم کو منطقی لحاظ سے سمجھ کر استعمال کیا جائے تو زیادہ اچھے نتائج ظاہر ہونگے۔ یہ حاد بیماریوں سے زیادہ مزمن بیماریوں کے اثر کو توڑنے کے لئے اور روزمرہ کی وہ دوائیں جو ذہن میں ابھرتی ہیں ان کے اثر کو آسان بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ورنہ بسااوقات جسم کے اندر گہری بیماری کا اثر پایا جاتا ہے جو نسلاً بعد نسلٍ چلتی ہے تو روزمرہ کی صحیح تشخیص بھی کام نہیں کرتی یا کچھ دیر کے بعد کام کرنا بند کر دیتی ہے اور بار بار کوئی اور دوائیاں ڈھونڈنی پڑتی ہیں جس کا مطلب ہے کہ کوئی چیز جسم کے اندر اٹکی ہوئی ہے اور ان اٹکی ہوئی چیزوں میں سل کے اثرات بھی بہت نمایاں ہیں اور یہ روزمرہ کی بات ہے۔ ایشیائی ممالک میں غربت کی وجہ سے یا مکانوں کے حفظانِ صحت کے اصولوں کے خلاف بنے ہوئے ہونے کی وجہ سے سل ہو جاتی ہے۔ چہرے زرد، پھیکے، بےرنگ اور پھیپھڑوں کی تکلیفیں، کھانسی، دمہ وغیرہ عام ہوتی ہیں۔ اکثر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ لمبے سوزاک کے اثرات دور ہو جائیں تو دمہ ٹھیک ہوگا لیکن میرے نزدیک ٹوبر کولینم بھی کم از کم برابر کا حقدار ہے کیونکہ سلی امراض بھی دمہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ملیریا وغیرہ قسم کے بخار سلی امراض میں تبدیل ہو جاتے ہیں غالباً اسی وجہ سے ڈاکٹر کینٹ نے مشورہ دیا ہے کہ بار بار عود کر آنے والے بخاروں میں ٹوبر کولینم کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ عام بخاروں میں یہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔

بعض ریتلے علاقے جہاں کثرت کے ساتھ نمونیہ، سل اور ملیریا بخار پائے جاتے ہوں وہاں مچھروں کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے رات کو ٹھنڈ کی وجہ سے اچانک نمونیہ ہو جاتا ہے جو پھیپھڑوں کو کمزور کر دیتا ہے ایسے مریض تپدق میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو ملیریا کے علاج کی خاطر نہیں بلکہ سلی اثرات کو مٹانے کے لئے ٹوبر کولینم کے محتاج ہوتے ہیں۔ اگر ٹوبر کولینم نہ دی جائے تو عام ملیریا کی دوائیں کام نہیں کرتیں لیکن اگر ٹوبر کولینم دیں تو بعض دفعہ وہ سل کے خلاف ردعمل دکھاتی ہے اور ملیریا خود بخود ختم ہو جاتا ہے اس قسم کے ملیریا کے معاملات میں ٹوبر کولینم مفید بلکہ ضروری دوا بن جاتی ہے۔

ملیریا بخار میں عموماً سر درد ہوتا ہے جس کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے۔ تپدق کی علامتیں رکھنے والا مریض جس میں ملیریا نے گہرے اثر چھوڑے ہوں اس کے سر درد میں یہ دوا مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ متلی کے علاوہ سر درد کے لئے اور بھی بہت سی دوائیں ہیں لیکن ٹوبر کولینم کا خیال ایسے مریض کے پس منظر میں آنا چاہئے جو ملیریا کی کثرت والے علاقہ سے تعلق رکھتا ہو جہاں موسم جلد جلد بدلیں دن میں گرمی رات کو سردی میں بدل جائے۔ ایسے

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)